عظمتِ قرآن

یوسف صالح محمد خان

Marfat.com

عظمتِ قرآن

یوسف صالح محمد خان

BOOK TIME
Urdu Bazar, Karachi
Ph # 021-32762483
E-mail: booktime786@gmail.com
City Book Point

M-337934

Marfat.com

297.1
ع77ی
142487

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	عظمتِ قرآن
مؤلف	:	یوسف صالح محمد خان
ناشر	:	بک ٹائم
تعداد	:	500
سن اشاعت	:	2018ء
قیمت	:	-/350 روپے

Marfat.com

فہرست

افتتاح	04
انتساب	07
تقریظ I	08
تقریظ II	11
عرض مؤلف	12
تذکار نزول قرآن	15
قرآن مجید کے نام، اوصاف و دروس	46
قران مجید کا چیلنج	72
کائنات کی گواہی	75
عبادتِ رب	79
شہادتِ حق	91
اقامتِ دین	115
کتبِ حوالہ	136

Marfat.com

افتتاح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ O الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ O اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ O اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ O صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ O

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سب تعریف اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کا رب ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ حساب کے دن کا مالک۔ صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔ (ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ O خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ O اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ O الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ O عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ O

(العلق ۱ تا ۵)

پڑھ رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے

Marfat.com

لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب کریم ہے۔ جس نے قلم سے علم سکھایا۔ انسان کو علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا۔ (ترجمہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ O قُمْ فَاَنْذِرْ O وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ O وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ O وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ O وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ O وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ O (مدثر۔ ا تا ۷)

اے کپڑا اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ اور خبردار کرو۔ اور اپنے رب کی کبریائی کا اعلان کرو۔ اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔ اور گندگی سے دور رہو۔ اور احسان نہ کرو زیادہ حاصل کرنے کے لئے۔ اور اپنے رب کے لئے صبر کرو۔ (ترجمہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ O وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ O لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ O تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ O ۛ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ O

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ یہ رات سلامتی ہے طلوع فجر تک۔ (ترجمہ)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ O

وَالۡعَصۡرِ O اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍ O اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ O

زمانہ شاہد ہے۔ درحقیقت انسان خسارے میں ہے۔
سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے
رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین
کرتے رہے۔ (ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ O

اِنَّاۤ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ O فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡ O اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ O

(اے نبی) ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا۔ پس تم اپنے رب
کے لیے صلوٰۃ پڑھو اور قربانی (sacrifice) کرو۔ یقیناً
آپ کا دشمن بے نام ونشان ہے۔ (ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ O

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ O اَللّٰهُ الصَّمَدُ O لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ O وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ O

کہو، وہ اللہ ہے، یکتا۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب
اس کے محتاج ہیں۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی
اولاد۔ اور نہ کوئی اس کی برابری والا ہے

O

Marfat.com

انتساب

اُن ایمان والوں کے نام:

''جو بغیر حساب کے جنّت میں جائیں گے۔''

صحیح حدیث میں ان لوگوں کے اوصاف بیان کر دیئے گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے، داغ نہیں لگواتے، شگونِ بد نہیں لیتے۔ اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

ان ایمان والوں کے نام:

جو اللہ اور اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کے نام سے من گھڑت یعنی موضوع حدیث بیان نہیں کرتے بلکہ موضوع حدیث بیان کرنے والوں کو خبردار (warn) کرتے ہیں۔

یوسف

Marfat.com

تقریظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کریم ہمارے محترم جناب یوسف صالح محمد خان صاحب کو بے پایاں اجر مرحمت فرمائے۔ انہوں نے قرآن کریم سے ہمارے تعلق کو استوار کرنے کی سعی بلیغ کی ہے۔ انہوں نے درست لکھا ہے کہ قرآن کریم ایک زندہ جاوید کتاب ہے جو ہر دور کے تمام انسانوں کے لیے ہر شعبۂ زندگی میں راہنما اصول و ضوابط کا مستند ترین ذریعہ ہے۔ قرآن کریم نے عقائد و ایمانیات، عبادات، تکافل اجتماعی پر مبنی معاشرت، معاملات، اخلاق، عسکریات، اقتصادیات، سیاسیات، تہذیب و ثقافت، خارجہ امور یا بین الاقوامی تعلقات، عدل و انصاف، مقننہ و منتظمہ کے دائرہ کار غرض ہر شعبہ زندگی کے لیے مربوط نظام علم و عمل دیا ہے، جسے اپنا کر ہی انسان فلاح و کامرانی اور حقیقی عروج

Marfat.com

حاصل کرسکتا ہے۔

قرآن کریم محض مادی تقاضوں تک انسان کو محدود رکھنے کے بجائے اخلاقی اور روحانی تقاضے پورا کرنے میں انسانی فلاح کو مضمر قرار دیتا ہے۔ یہ محض عقلیت یا اوہام پرستی کے بجائے زندہ و فعال ایمان کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن کریم نے وحی کی روشنی میں ایسا معاشرتی انقلاب برپا کیا ہے جو ہمہ جہت ہے۔ اخلاقی طور پر صداقت، دیانت، امانت، شرافت، سچ پر مبنی شہادت، ایفاء عہد، صلہ رحمی، فیاضی، صبروتحمل، اولوالعزمی و بردباری، شجاعت، ضبط نفس، خودداری، متانت و شائستگی، فرض شناسی، اتحاد و اتفاق، غیرت وحمیت دینی اور عدل و اعتدال کا درس دیا ہے۔ جبکہ سیاسیات کے باب میں حاکمیت اعلیٰ اور اقتدار حقیقی کی وحدت قانون شریعت کی بالادستی، نظام خلافت و شورائیت، اوصاف اولوالامر مقاصد رِیاست اسلامیہ، امین وصالح حکمرانوں کی اطاعت کی حدود و دائرہ کار انسانی بنیادی حقوق اور اسلامی ریاست کی خصوصیات واضح کی ہیں۔ اسی طرح معاشی طور پر انسان کو خوش حال اور محنت وقناعت کی روایت کا حامل بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انصاف کی حکمرانی، استحصال سے پاک نظام معیشت کے ذریعے معاشی تنگی سے نجات، پیداوار میں اضافے کے سہل اسلوب، دولت کے حصول کے جائز ذرائع اور بہترین مصارف، انفاق فی سبیل اللہ اور میراث کے اجمالی وتفصیلی احکام بیان کیے ہیں۔

قرآن ایسی کتاب جو انسانی شعور، مادی ترقی، دنیوی و اخروی، بہتری اور جمالیاتی شعور کے ارتقاء کی ضمانت ہے، آج بدقسمتی سے اپنے ماننے والوں کی بے توجہی کا شکار ہے۔

Marfat.com

آج مسلمان اسے صرف ''کسبِ فیض'' اور حصول برکت کے لیے گھروں کے طاقچوں اور دکانوں کے ریکس میں سجا کر مطمئن ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کی تعلیمات، مطالبات سے آگہی کا قطعی اور واضح ذوق یا طلب و تڑپ دکھائی نہیں دیتی الاّ ماشاء اللہ

مجھے قلبی مسرت ہوئی کہ محترم جناب یوسف صالح محمد خان صاحب نے قرآن کریم کے حقوق کا بڑی دردمندی سے ذکر کیا ہے اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ قرآن کریم کا مختصر تعارف بھی سہل انداز میں کرانے پر مبارک باد کے حق دار ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ موصوف کی یہ کاوش عنداللہ ماجور اور اہل ذوق کے ہاں مقبول ہوگی، اللہ کریم اسے قرآن فہمی کے ذوق کو عام کرنے اور رجوع الی القرآن کا ذریعہ بنائے اور مصنف کو جزاءِ خیر سے نوازے۔ آمین

ڈاکٹر سرفراز احمد اعوان

پروفیسر (ر) پنجاب یونیورسٹی

سابق خطیب و ڈائریکٹر دینی امور DHA لاہور

خطیب جامع توحید، نیوسپر ٹاؤن لاہور

Marfat.com

تقریظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محترم یوسف صالح محمد خان صاحب کی تصنیف و تالیف "عظمت قرآن کا دل جمعی و دل لگی سے مطالعہ کیا۔ اکثر تصانیف پڑھتے پڑھتے انسان جلد ہی اکتاہٹ محسوس کرنا شروع کردیتا ہے، لیکن تصنیف مذکورہ پڑھتے ہوئے بوریت و اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی، بلکہ ہر عنوان میں دلچسپی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

ہر عنوان دلائل و براہین سے مزین ہے۔ البتہ مختلف عنوانات میں احادیث کی کمی محسوس ضروری ہوئی ہے۔ شاید مصنف نے قرآن کی عظمت بیان کرنے کے لیے قرآنی دلائل و براہین پر ہی اکتفا کیا ہو۔

المختصر "عظمت قرآن" تصنیف مصنف کی اسم بامسمیٰ تحریر و تصنیف ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کوشش و سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور اہم سب کے لیے بلندئ درجات کا سبب بنائے، آمین ثم آمین۔

والسلام

علامہ محمد طیب لکھوی

خطیب جامع مسجد اقصیٰ

علی پارک، لاہور کینٹ

Marfat.com

عرض مؤلف

میں اللہ رب العزت کے حضور سربسجود ہوں کہ اس نے مجھ جیسے کم علم کو "عظمتِ قُرآن" پر کچھ لکھنے کی سعادت بخشی، اس سے پہلے مجھ جیسے ناچیز کو سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی توفیق سے ہوا۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ O (ہود: ۸۸)

"اور مجھے توفیق کا ملنا اللہ سے ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو اس نے اپنے نبی آخرالزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تاکہ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر نور ہدایت کی طرف لایا جائے۔ قرآن مجید ایک طاقت ور دستور و آئین ہے کہ اس کے اتباع میں ہر دور میں ہر قسم کے حالات میں عروج اور غلبہ ہے۔

Marfat.com

قرآن کتابِ شریعت ہے، کتابِ حکمت ہے، یہ دعوت کی کتاب ہے مرشدِ حقیقی ہے، عبادت کے طریقے سکھاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اقامتِ دین کا فرض عائد کیا ہے، اس کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس مشکل کام کے لیے ہدایت بھی بھیج دی۔

> ''تم بہترین امت ہو جو سارے انسانوں کے لیے وجود میں لائی گئی ہے۔ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر کامل ایمان رکھتے ہو۔'' (ترجمہ آل عمران: ۱۱)

یعنی تمہاری جماعت کا کام محض وعظ کرنا نہیں ہے بلکہ تم نیکی کے آمر اور حاکم بنائے گئے ہو۔ تمہارا حقیقی منصب یہ ہے کہ تم دنیا میں ایک غالب جماعت بن کر رہو۔ اور اپنی سیاسی قوت کے ذریعہ نیکی کو پروان چڑھاؤ اور برائیوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکو۔

> (مسلمانو) اللہ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جسے اب (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری طرف ہم نے وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے اور جس کی ہدایت ہم ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو دے چکے ہیں، اس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو اس دین کو اور متفرق نہ ہو جاؤ۔ (ترجمہ الشوریٰ: ۱۳)

قُرآن کریم مکمل ترین دستورِ حیات اور اللہ کا نازل کیا ہوا آخری قطعی

Marfat.com

منشورِ زندگی ہے۔ قرآن مجید کی تنزیل کی اصل غایت "ہدایت" ہے اس مقدس کتاب کو رحمت اور نور بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی ہر آیت نور ہدایت ہے۔ اخلاق اور تقویٰ کی مکمل ترین تعلیم اس مقدس کتاب میں ملتی ہے۔

"(اے نبی) اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقے سے جو بہترین ہو۔ تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔" (ترجمہ: النحل-۱۲۵)

یوسف صالح محمد خان
الماس ہاؤس ڈگری
ضلع میر پور خاص

Marfat.com

تذکارِ نزولِ قرآن

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ (البقرۃ- ۱۸۵)

”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہے۔“

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ O
(الدُّخان- ۳)

”ہم نے اسے ایک برکت والی رات میں نازل کیا ہے۔ بے شک ہم ہی خبردار کرنے والے ہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ O وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ O لَيْلَةُ

Marfat.com

الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ O تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ O سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ O (سورۃ القدر)

''ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور رُوح اُس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اُترتے ہیں۔ وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوع فجر تک''

دنیا جہالت کی تاریکی میں مبتلا تھی۔ باطل کے دیوتا تمام عالم پر قابض تھے۔ توحید کا نورانی چہرہ، کفر وشرک کی ظلمت میں کہیں نظر نہ آتا تھا۔ نیکیاں بدیوں سے شکست کھا چکی تھیں۔ دنیا کی تمام متمدن اور زبردست قومیں شرک میں غرق ہوچکی تھیں۔ انسان شیطان کا پیروکار اور اپنی خواہشات کو ربّ بنا چکا تھا۔ ایک نحیف وضعیف قوم بحر احمر کے کنارے کے ریگستانوں پر غفلت و جہالت کے بستروں پر پڑی سو رہی تھی، لیکن اس ظلمت کدۂ عالم میں صرف ایک گوشہ تھا، جو روشن تھا۔ وہ گوشہ غار حرا کا گوشہ تھا۔ اور ایک ہی قلب تھا، جو بیدار تھا اور وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قلب مبارک تھا۔

یہ وہ وقت تھا جب قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہورہا تھا، جہالت وظلم سے بھری دنیا کی تنبیہ وتادیب کے لیے ایک نحیف وضعیف قوم کا انتخاب ہورہا تھا، جب نیکیوں کا لشکر دوبارہ مقابلے کے لیے آراستہ کیا جارہا تھا اور اس کی رہنمائی کے لیے وہ ''سِراجاً مُّنیرا'' منتخب ہورہا تھا جو حرا کے غیر مصنوع حجرے میں بیدار تھا تو ایک فرشتے نے سامنے آکر کہا:

Marfat.com

"اِقْرَأْ" (پڑھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" پھر فرشتے نے دو دفعہ کہا "اِقْرَأْ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دونوں دفعہ جواب دیا "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں" ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سُن کر فرشتے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمٹایا اور زور سے معانقہ کیا۔

"اور فرشتے نے سورہ علق کی ایک سے پانچ آیات کو پڑھا۔"

(صحیح بخاری کتاب الوحی)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ O
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ O الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ O عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ O

پڑھ رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب کریم ہے۔ جس نے قلم سے علم سکھایا۔ انسان کو علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا۔

اور فرشتے کے پڑھنے کے ساتھ ہی یہ آیات مبارکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارکہ میں اُتر گئیں اور وحی کے الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ پر جاری ہو گئے۔ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ۔ (البقرۃ-۹۷) "بے شک اس نے تو یہ کلام آپ کے دل پر اُتارا ہے۔" (ترجمہ)

یہ وہ شب ہے جس میں قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہوا، یہ وہ شب ہے جس میں نعمت عظمیٰ کا ظہور ہوا۔ یہ وہ شب ہے جس میں برکاتِ ربانی کی پہلی بارش ہوئی۔ اور پھر یہ رحمت اور نعمت کی بارش ۲۳ برس تک برستی رہی اور جو کوئی بھی اس سے ثمرات حاصل کرنا چاہے، اس پر ایمان لا کر اور عمل کر کے ابد تک حاصل کر سکتا ہے۔

Marfat.com

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِO (البقرۃ-۲۰۱)

''اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔''

اَلرَّحْمٰنُO عَلَّمَ الْقُرْاٰنَO خَلَقَ الْاِنْسٰنَO عَلَّمَهُ الْبَیَانَO (سورۃ الرحمٰن-۱ تا ۴)

''رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی ہے، اُسی نے انسان کو پیدا کیا اور اُسے بولنا سکھایا۔''

فرمایا گیا ہے کہ قرآن کی تعلیم رحمٰن نے دی ہے تو اس سے خودبخود معلوم ہوگیا کہ انسان کی ہدایت کے لیے قرآن مجید کا نازل کیا جانا سراسر اللہ کی رحمت ہے۔ وہ چونکہ اپنی مخلوق پر بے انتہا مہربان ہے، اس لیے اس نے یہ گوارا نہ کیا کہ اپنے بندوں کو تاریکی میں بھٹکتا چھوڑ دے، اور اس کی رحمت نے اس بات کو پسند کیا کہ قرآن بھیج کر انسان کو وہ علم عطا فرمائے جس پر دنیا میں انسان کے لیے راست روی اور آخرت میں انسان کی فلاح کا انحصار ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اور اس لئے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لیے بھی قرآن کا نزول ضروری تھا۔ (تفہیم القرآن۔ از ابوالاعلیٰ مودودی)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ (الدُّخان-۳)

''ہم نے قرآن کو برکت والی رات میں اُتارا ہے۔''

پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس لیلہ مبارکہ میں رحمتوں کا طالب ہو اور رحمٰن و رحیم ہستی کے آگے خشوع و خضوع سے خوب لمبا قیام کرے اور

Marfat.com

رکوع وسجود کی مقدار قیام کے برابر ہو تو بہتر ہے۔" رکوع وسجود میں قراءت قرآن جائز نہیں۔" (المحلیٰ از امام ابن حزم)

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ O لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا ۟ فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ O
(البقرۃ- ۲۸۵،۲۸۶)

"رسول اس کتاب پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی، سب اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں سے کسی میں فرق نہیں کرتے اور اللہ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تیرا حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔ اے رب ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور ہمیں تیری طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

"اللہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے

Marfat.com

اور جو بدی سمیٹی ہے اس کا وبال اُسی پر ہے۔ (ایمان لانے والوتم یوں دُعا کرو)۔ اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہوجائیں، ان پر گرفت نہ کر۔ ہمارے ربّ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ ہمارے ربّ جس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ ہم پر نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے درگزر کر، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔'' (ترجمہ)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (البقرۃ-۱۸۵)

''رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے، جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے

Marfat.com

ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے۔ سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اس لیے یہ
طریقہ تمہیں بتایا جارہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری
کرسکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے اس
پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکرگزار بنو۔''

(ترجمہ)

قرآن مجید نے حکم صیام کے موقع پر ہمیں تین نتائج کی اطلاع دی ہے۔

(۱) تاکہ تم متقی ہو۔

(۲) تاکہ تم اس عطائے ہدایت پر اللہ کی بڑائی بیان کرو۔

(۳) تاکہ تم اس نزول خیر و برکت اور اس فرقان پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

پس ایسے صائم اور روزے دار جن کے صوم میں اتقاء، تقدیس اور شکر کے تینوں عناصر شامل ہیں تو انہوں نے نتائج اور مقاصد حاصل کر لئے۔ اگر صحیح نتائج حاصل ہوجائیں تو عبادات میں صوم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ بہت ساری روایات کی رُو سے، جن میں بخاری اور مسلم کی روایات بھی شامل ہیں، ایک حدیثِ قدسی میں یہ الفاظ ہیں کہ ''روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا دوں گا۔''

جو متقی ہیں یعنی تقویٰ کی صفت رکھتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیوں کی ضمانت دی ہے۔ تقویٰ والوں کے گھروں میں سکینت کی برسات ہوتی رہتی ہے۔ تقویٰ کی وجہ سے دین اور دنیا کے سارے کام آسان ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برائیوں سے بچاتا ہے اور اجرعظیم سے نوازتا ہے۔ متقین ہی وہ ہیں جن کو اس جنت کی بشارت دی گئی

Marfat.com

ہے جہاں نہ کوئی خوف ہے نہ غم۔ اُنہی سے اس مغفرت کا وعدہ کیا گیا ہے جو اس جنت کی طرف لے جانے والی ہے جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ اور دنیا میں بھی آسمان و زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دینے کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے جو ایمان اور تقویٰ کی صفت سے آراستہ ہوں۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (الاعراف-۹۶)

''اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔''

تقویٰ نام ہے قلب و روح، شعور و آگہی، عزم و ارادہ، ضبط و نظم اور عمل و کردار کی اس قوت اور استعداد کا جس کے بل پر ہم اس چیز سے رک جائیں جس سے رکنے کا ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے اور اس چیز پر چلنے لگ جائیں جس پر چلنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اُبی ابن کعب سے پوچھا تھا کہ تقویٰ کی حقیقت کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا ''تم کبھی ایسے راستے میں نہیں چلے جس میں کانٹے ہوں! کہا ''ہاں'' کہا ''اُس حالت میں تم نے کیا کیا؟'' کہا ''میں نے کوشش کی کہ کانٹوں سے بچ کر نکل جاؤں۔'' کہا ''یہی تقویٰ کی حقیقت ہے!'' (تفسیر ترجمان القرآن- از ابوالکلام آزاد) تقویٰ کا مفہوم: ضمیر کا احساس، شعور کی صفائی، اللہ کا دائمی خوف، مسلسل احتیاط، اور زندگی میں آنے والی برائیوں سے بچنا۔

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ

۱۹۲۶۸۷

Marfat.com

وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ O (آل عمران۔ ۱۳۳)

''اور دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے ربّ کی بخشش اور اُس جنّت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں کے برابر ہے جو متقین کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

قُرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سب سے اعلیٰ اور بے مثل نعمت ہے اور اس کی رحمتوں میں سے سب سے بڑی رحمت ہے۔ قُرآن مجید کا نزول اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کا سب سے بڑا ظہور ہے۔ اس لیے ہمیں صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ رمضان کے روزے اس لیے فرض کیے گئے ہیں کہ ہم اس عطائے فرقان و ہُدیٰ (قرآن) پر اللہ کا شکر بجا لائیں اور اس کے نام کی تقدیس کریں۔ اس لیے ہمیں اللہ کے اس احسانِ اکبر اور نعمتِ عظمیٰ کے شکر کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اللہ کی تقدیس اور تمجید میں خود کو فراموش کر دینا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے قبل صحابہ کو اس ماہ کے خزانوں سے فائدہ اُٹھانے کے لیے تیار کرتے تھے۔ اس ماہ کے آخری عشرے میں وہ بیش بہا رات ہے کہ اس ایک رات میں ہزار مہینوں سے بڑھ کر خیر و برکت کے خزانے دیئے گئے ہیں۔ وہ رات لیلۃ القدر ہے جس میں اللہ کا کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر نازل کیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کے ساتھ لوگوں تک پہنچا دیا۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ O عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ O بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ O

(الشعرآء۔ ۱۹۲ تا ۱۹۵)

Marfat.com

''اور بلاشبہ یہ (قرآن) ربّ کائنات کا نازل کردہ ہے۔
اسے امانت دار فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) لے کر اُترا
ہے۔ آپ کے دل پر تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے
ہوجائیں۔ صاف صاف عربی زبان میں ہے۔''

يَآيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط (المآئدہ-٦٧)

''اے رسول پہنچا دو جو کچھ نازل ہوا ہے تیری طرف
تیرے ربّ کی طرف سے''۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ق وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج

(الحشر-٧)

''جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو
روک دے اس سے رک جاؤ۔''

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا O

(الفرقان-٣٠)

''اور رسول کہے گا: اے میرے رب! بے شک میری قوم
نے اس قرآن کو پس پشت ڈال دیا تھا۔''

لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنے رب کے کلام کی قدر کریں جیسے اس کا حق ہے۔ اور ہم قرآن مجید کی آیات میں غور وفکر کریں، اس سے نصیحت حاصل کریں تاکہ وہ ہمارے رب کے حضور ہمارے لیے حجت بنے، اور اس لیے کہ ہم دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل کرسکیں، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کو اس طرح سے مانیں جس طرح اس کو ماننے کا حق ہے۔

Marfat.com

ہر مسلمان پر قُرآن مجید کے چھ حقوق ہیں:

(۱) ایمان — اُسے مانے، یعنی اس پر ایمان لائے۔

(۲) تعلیم — اُسے پڑھے۔

(۳) تفہیم — اُسے سمجھے، اس پر غور کرے۔

(۴) تعمیل — اس پر عمل کرے۔ اور

(۵) تبلیغ — قرآن مجید کو دوسروں کو تک پہنچائے۔

(۶) تنفیذ — اسے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نافذ کرے۔

(۱) اُسے مانے، اُس پر ایمان لائے

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُونَ O

(البقرۃ - ۲۸۵)

”ایمان لایا رسول اس پر جو نازل کیا گیا اس کی جانب اس کے رب کی طرف سے اور (اس کے ساتھی) اہل ایمان۔“ (ترجمہ)

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ O

(البقرۃ - ۲۷۷)

”بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور الصلوٰۃ قائم کی اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ ان کے ربّ کے ہاں ملے گا اور ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا۔“

Marfat.com

فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O

(الانعام- ۴۸)

''پس جو کوئی ایمان لائے اور نیکوکار ہو جائے، ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔''

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ط (الفتح- ۴)

''اللہ ہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی تا کہ ان کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے۔''

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O (الحدید- ۱۲)

''اس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور اُن کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) آج بشارت ہے تمہارے لیے۔ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں ہمیشہ رہنے والو ہو۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔''

(۲) اُسے پڑھے

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ O (العنکبوت- ۴۵)

''پڑھا کرو جو وحی ہوئی تیری طرف کتاب الٰہی اور قائم رکھ الصّلوٰۃ کو۔''

Marfat.com

يَآيُّهَا الْمُزَّمِّلُ O قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيْلًا O نِّصْفَهُ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا O أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا O (المزمل-۱ تا ۴)

''اے مزمل! رات کو کھڑے رہا کرو مگر کم۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم، یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔''

(۳) اسے سمجھے، اس پر غور و فکر کرے

أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ O (النساء- ۸۲)

''کیا یہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے۔''

یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے ورنہ یہ کلام تو خود شہادت دے رہا ہے کہ یہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کا کلام ہو ہی نہیں سکتا۔ کوئی انسان اس بات پر قادر نہیں ہے کہ سالہا سال تک وہ مختلف حالات میں مختلف مواقع پر مختلف مضامین پر تقریر کرتا رہے اور اوّل سے آخر تک اس کی ساری تقریریں ایسا ہموار یک رنگ متناسب مجموعہ بن جائیں جس کا کوئی جزء دوسرے جزء سے متصادم نہ ہو، جس میں تبدیلی رائے کا کہیں نشان تک نہ ملے جس میں متکلم کے نفس کی مختلف کیفیات اپنے مختلف رنگ نہ دکھائیں اور جس پر کبھی نظر ثانی تک کی ضرورت نہ پیش آئے۔ (تفہیم القرآن۔ از سید ابوالاعلیٰ مودودی)

ابوالکلام آزاد اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ:

قرآن کا مطالبہ ہے کہ ہر انسان اُس کے مطالب میں غور و فکر

Marfat.com

کرے۔ پس یہ سمجھنا کہ وہ صرف اماموں اور مجتہدوں ہی کے سمجھنے کی چیز ہے، صحیح نہیں ہے۔

غور وفکر وہی کرسکتا ہے جو مطالب سمجھے۔

اور جو اپنی سمجھ بوجھ سے کام لیتا ہو اور دلائل و وجوہ سے نتائج نکال سکے۔ پس مقلدّ اعمیٰ (یعنی اندھی تقلید کرنے والا) قرآن میں غور وفکر کرنے والا نہیں ہوسکتا۔

جو شخص قرآن میں تدبر کرتا ہے، اُس پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ (تفسیر ترجمان القرآن از ابوالکلام آزاد)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا O (محمد - ۲۴)

''کیا یہ تدبر نہیں کرتے قرآن پر؟ یا دلوں پر لگے ہوئے ہیں ان کے قفل؟''

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں غور وفکر کرنے سوچنے سمجھنے کی ہدایت فرماتا ہے اور اس سے بے پرواہی کرنے اور منہ پھیر لینے سے روکتا ہے۔ پس فرماتا ہے کہ غور وفکر تو کجا؟ ان کے تو دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ (تفسیر ابنِ کثیر)

(۴) اس پر عمل کرے

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ O (الاعراف - ۱۷۲)

''اور یاد کرو، جب نکالا تمہارے رب نے بنی آدم کی

Marfat.com

پیٹھوں سے ان کی اولاد کو اور اُنہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، انہوں نے کہا ہاں آپ ہی ہمارے رب ہیں، ہم اس پر گواہی دیتے ہیں۔ یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔"

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O (البقرۃ۔ ۳۸)

"ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے اُتر جاؤ، جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا۔" (ترجمہ)

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ (الانعام۔ ۱۳۲)

"ہر ایک کے لیے ویسے ہی درجات ہوں گے جیسے انہوں نے عمل کیے۔"

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ O وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ O (الزلزلۃ: ۷-۸)

"جس نے ذرّہ برابر بھلائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ برابر برائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا۔"

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ (المائدہ۔ ۲)

"نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون

Marfat.com

کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔"

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ۚ (الانعام-۱۶۴)

"اور کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔"

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ ۚ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ O (البقرۃ: ۱۳۴)

"وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے، جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے لیے اور جو کچھ تم کماؤ گے وہ تمہارے لیے ہے۔ تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔"

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ O (البقرۃ: ۸۲)

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہی جنتی ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

بَلٰى ۚ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ أَجْرُهٗ عِندَ رَبِّهٖ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ O (البقرۃ: ۱۱۲)

"ہاں جو بھی اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دے اور نیک عمل کرنے والا ہو تو اس کے لیے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔ نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا۔"

قرآن مجید انسانوں کے لیے رہنمائی ہے اور اس کا مقصد نزول صرف

Marfat.com

اسی طرح پورا ہوسکتا ہے کہ لوگ اسے واقعۃً اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل بنا لیں۔ یہی وجہ ہے کہ خود قرآن مجید اور اس ذات مبارک نے جس پر یہ نازل ہوا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اس بات کو بالکل واضح فرما دیا ہے کہ قرآن پر عمل نہ کیا جائے تو اس کی تلاوت یا اس پر غور وفکر کے کچھ مفید ہونے کا کیا سوال، خود ایمان ہی معتبر نہیں رہتا۔ چنانچہ قرآن مجید نے دوٹوک فیصلہ سنا دیا کہ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ O

(المائدۃ: ۴۴)

”اور جو فیصلہ نہ کرے اس کے مطابق کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو ایسے ہی لوگ تو کافر ہیں۔“

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید بیان فرمایا کہ:

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش نفس اس (ہدایت) کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔

جو شخص قرآن کی حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہرالے وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ:

جب مسلمانوں کی ایک جماعت اور ایک سبیل نہ رہے اور بہت سے مذہبوں اور طریقوں میں بٹ جائیں تو طالب حق کو چاہیے، کہ ان سارے بناوٹی مذہبوں اور جماعتوں سے الگ ہوجائے اور صرف مسلم و مومن رہے۔ اگر ایسا کرنے میں غربت وبیکسی کی وجہ سے درختوں کی جڑ چبا کر جینا پڑے تو اس کو بھی گوارا کرلے مگر الگ الگ مذہب بنانے والوں کا ساتھ نہ دے۔ (پوری روایت صحیحین میں ہے)

Marfat.com

(۵) قرآن مجید کو دوسروں تک پہنچائیے

قرآن مجید کو ماننے، پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کے علاوہ اس کا یہ حق بھی ہے کہ ہر مسلمان حسب صلاحیت اسے دوسروں تک پہنچائے۔

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِىْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ O (الاعراف: ۲)

''یہ ایک کتاب (قرآن مجید) ہے جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے، پس تمہارے دل میں اس سے کوئی جھجک نہ ہو۔ اس کے اتارنے کی غرض یہ ہے کہ تم اس کے ذریعہ سے (منکرین کو) ڈراؤ اور ایمان لانے والوں کو یاددہانی ہو۔''

یعنی بغیر کسی جھجک اور خوف کے اِسے لوگوں تک پہنچا دو اور اس بات کی کچھ پروا نہ کرو کہ مخالفین اس کا کیسا استقبال کریں گے۔ وہ بگڑتے ہیں، بگڑیں۔ مذاق اُڑاتے ہیں، اُڑائیں۔ طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں، بنائیں۔ دشمنی میں اور زیادہ سخت ہوتے ہیں، ہوجائیں۔ تم بے کھٹکے اس پیغام کو پہنچاؤ اور اس کی تبلیغ میں ذرا خوف نہ کرو۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا O (بنی اسرائیل: ۱۰۵)

''اس قُرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور حق ہی کے ساتھ یہ نازل ہوا ہے اور (اے محمد ﷺ) تمہیں ہم

Marfat.com

نے اس کے سوا اور کسی کام کے لیے نہیں بھیجا کہ (جو مان لے اسے) بشارت دے دو اور (جو نہ مانے اُسے) متنبّہ کردو۔'' (ترجمہ)

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ O (النور: ۵۴)

''اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ صاف صاف حکم پہنچا دے''

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ O (ابراھیم: ۵۲)

''یہ (قرآن) پہنچا دینا ہے لوگوں کے لیے اور تاکہ وہ اس کے ذریعے خبردار کردیے جائیں۔''

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط (المائدۃ: ۶۷)

''اے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو۔''

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا O (سبا: ۲۸)

''ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا O (الفتح: 8)

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یقیناً ہم نے تم کو شہادت دینے والا بشارت دینے والا اور خبردار کردینے والا بنا کر بھیجا ہے۔'' (ترجمہ)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا O وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا O (الاحزاب: ۴۵-۴۶)

Marfat.com

''اے نبی ہم نے تم کو شہادت دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کے اذن سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر۔''

(٦) قرآن کو انفرادی و اجتماعی زندگی میں نافذ کرے۔

سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدہ حوّا علیھا السلام اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی جنّت میں رہتے تھے۔ اُنہوں نے شجرۂ ممنوعہ کو چکھ لیا اور غلطی کر بیٹھے۔ فی الفور ان سے جنت چھین لی گئی اور انہیں نیچے اتار دیا گیا۔

ہبوط آدم (علیہ السلام) کے بعد پہلی وحی جو اُن پر نازل ہوئی یہ تھی۔

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ O (البقرہ۔ ۳۸)

''پھر (اے آدم اور تیری اولاد سب سن لو کہ) جو ہدایت تمہارے پاس میری طرف سے آئے گی جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔''

پھر اس سفر میں انسان کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیھم السلام کی بعثت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ انبیاء علیھم السلام آتے رہے اور جنت کو جانے والی ''الصّراط المستقیم'' پر چراغاں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ نبی آخرالزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی آخری وحی ''قرآن مجید'' کے

Marfat.com

ساتھ مبعوث ہوئے، نبوت کے تیئس برس میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ ہی کی وحی پر عمل کر کے لوگوں کو وحی پر چلنے کا طریقہ بتا دیا اور ساتھ ہی تاکید فرمائی:

''عَلَيْكُمْ بِالْقُرْاٰنِ فَاتَّخِذُوْهُ اِمَامًا۔''

''لازم پکڑو قرآن کو اور اسی کو امام بناؤ۔''

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے قرآن کی امامت اور پیشوائی اس لیے لازم قرار دی کہ صرف یہ وحی ہی آدم علیہ السلام کی اولاد کو منزل مقصود تک پہنچا سکتی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ وحی پر عمل سنت کی روشنی میں ہی ہوسکتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورت الاحزاب آیت ۲۱)

''یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کی زندگی میں پیروی و اتباع کا بہترین نمونہ رکھا گیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی تقلید کرو کیوں کہ ایک شخص کی تقلید کرنے سے دوسرے اشخاص کی تقلید کی نفی نہیں ہوجاتی، بلکہ یہ فرمایا کہ تمہاری تقلید صرف اسی پاک ذات میں محدود ہے۔ کیوں کہ تمہیں اعمال صالح کا یہ خزانہ دوسری جگہ نہیں مل سکتا۔ اس طرز بیان سے نہ صرف رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اتباع لازم کر دیا گیا ہے بلکہ ساتھ ہی دوسرے تمام انسانوں کے اتباع کی بھی نفی کر دی۔ اس لیے صرف ایک ہی ''سِرَاجًا مُّنِيْرًا'' ہے جس کی روشنی ظلمت زار دنیا کی ہر اندھیری اور ہر تیر و تاریک راہ میں ہماری راہ نمائی کر سکتی ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آل عمران ۳۱)

Marfat.com

’’کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘

قُلْ اَطِيْعُو اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ O (آلِ عمران۔ ۳۲)

’’کہہ دیجئے! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔‘‘

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ (الاعراف۔ ۳)

’’تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور اللہ کو چھوڑ کر دوسرے اولیاء کی اتباع مت کرو۔‘‘

’’تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔‘‘

(ترجمہ آل عمران۔ ۱۰۴)

’’پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا، سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں۔‘‘ (ترجمہ الجاثیۃ۔ ۱۸)

’’یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے، اور میں تم سب کا رب ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔‘‘

Marfat.com

(ترجمہ الانبیاء۔ ۹۲)

''اے میری قوم کے لوگو! تم بخشش مانگو اپنے رب سے، پھر اس کے آگے توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا اور نہ روگرانی کرو مجرم ہو کر۔'' (ترجمہ ھود۔ ۵۲)

''تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے پاس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں۔ (ترجمہ النور۔ ۵۵)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O (آل عمران۔ ۲۰۰)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو اور ثابت قدم رہو اور آپس میں جڑے رہو، اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاسکو۔''

بعثت کی پہلی ساعت سے حیات دنیوی کی آخری گھڑی تک مسلسل تیئس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرض منصبی کی ادائیگی کے لیے محنت

Marfat.com

و مشقت اُٹھاتے اور شدائد و مصائب برداشت کرتے رہے اور اس عرصہ میں آپ کی دعوت بہت سے مراحل سے گزری، اس پورے عرصے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد کا اصل محور قرآن مجید ہی رہا، اور اسی کی تلاوت و تبلیغ اور تعلیم و تبیین اور تنفیذ میں آپ ﷺ مصروف رہے۔ اور اس طریق پر مسلسل تیئس برس محنت کر کے ایسی لاثانی انسانی نسل تیار کی تھی جس کی مثال پوری انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس نسل سے مراد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں۔

قُرآن کے پیدا کردہ انسان (صحابہ کرام)

* صحابہ کرام، ایک اللہ کے آگے ہمہ تن جھکے ہوئے تھے مگر کسی اور کے سامنے ان کا سر خم ہونے کو تیار نہ تھا۔ بے جان بت تو کجا بڑی بڑی ظالم قوتوں کے بالمقابل بھی وہ اپنے انسانی شرف اور اپنے مسلمان ہونے کے اعزاز کو سمجھتے تھے اور منصب کے تحفظ کے لیے خوددار تھے۔
* اللہ کے سوا کسی کا ذرا بھی خوف ان کے دل میں نہ تھا۔
* وہ سب سے پہلے مسلمان تھے۔ وہ کسی فرقے کو نہ جانتے تھے نہ مانتے تھے۔ اللہ کے قانون کے سوا ان کی زندگیوں پر کسی اور کا قانون نافذ نہ تھا۔ وہ جانتے تھے اللہ کا حکم ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (الانعام: ۱۶۲-۱۶۳)

”کہو میری صلوٰۃ، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے جس کا

Marfat.com

کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اسی کا حکم ملا ہے اور سب سے
پہلے میں مسلمان ہوں۔''

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ O (آل عمران: ۱۰۲)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس
سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں
کہ تم مسلمان ہو''

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا ص (آل عمران: ۱۰۳)

''اور سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوطی سے
پکڑے رہنا اور فرقے فرقے نہ ہونا۔''

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ O (الاحزاب: ۲۱)

''بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسول کی زندگی میں
پیروی و اتباع کا بہترین نمونہ رکھا گیا ہے۔''

صحابہ نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور متحد ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی رہنمائی میں آگئے اور اللہ کے مسلم ہو گئے تو ان کی قوت صرف ان کے اپنے نفس اور جسم کی قوت نہ رہی، * اُس احکم الحاکمین کی قوت ان کے ساتھ ہو گئی، جس کے آگے زمین و آسمان کی ہر چیز طوعاً و کرہاً سربسجود ہے۔

قرآن کا یہ وہ حیرت انگیز اور حقیقت کشا علم تھا جس کو تیئس برس کی سخت محنت کے بعد حاصل کر کے عرب کی اُمّی قوم نے روئے زمین کے چھتیس ہزار شہر بارہ برس کے اندر سر کر لیے تھے۔

Marfat.com

زمین پر حفظ و امن کی صورت یعنی دین اسلام قائم ہوگیا، غلاموں اور کمزوروں کے چہرے کھل اُٹھے، پاکیزگی نے معاشرے کو ڈھانپ لیا، یہی وہ الصراط المستقیم کی اور زمین پر خلافت کی راہ تھی جس کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا طغرائے امتیاز ہوگیا تھا، علم کی تلاش میں چین اور روم ایک کردیے تھے۔ مرد اور عورت سب اسی رنگ میں رنگے گئے تھے۔ اللہ کی بنائی ہوئی اشیا سے کام لینا اور ان کا علم حاصل کرنا جزو ایمان بن گیا تھا۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ O (الجاثیۃ: ۱۳)

”اور کام میں لگا دیا تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے
اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اپنے حکم سے۔ بے شک اس
میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں۔“

اور پھر جو قرآن کی روشنی کو قبول نہ کرتے اور مسلمانوں سے ٹکرانے کی جرأت کرتے تو ان کو مٹانے اور فنا کرنے کی قوت بھی مسلمانوں میں موجود تھی۔ ایسی ہی قوتِ ایمانی اور طاقت و سیرت رکھنے والے مسلمان تھے کہ جب وہ تین سو سے کچھ زیادہ تھے تو تمام عرب کو شکست دے دی اور جب وہ چند لاکھ کی تعداد کو پہنچے تو ساری دنیا کو مسخر کرلینے کے عزم سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور جو قوت ان کے مقابلے میں آئی پاش پاش ہوگئی۔

مسلمانوں کی فتح سے علم کی روشنی پھیلتی گئی اور اس روشنی سے پوری دنیا منور ہوگئی۔ مسلمانوں کے کتب خانے کتابوں سے بھر گئے۔ ساری دنیا سے طالب علم ان کے شہروں میں آنے لگے اور مسلمان دنیا کی واحد طاقت ور ترین

Marfat.com

قوم بن کر اُبھرے۔

اور پھر مسلمانوں میں علماء سوء و مفسدین پیدا ہوئے وہ مسلمانوں کو فرقوں کی اندھیری غاروں میں دھکیلنے لگے تو ایک اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ کھانے والی امت کا آج یہ حال ہے کہ وہ اللہ کے سوا ہر چیز سے ڈرتی ہے۔ کالی بلی کا اُسے خوف ہے۔ آنکھ پھڑکنے سے اس کا دل دہل جاتا ہے۔ ۳، ۱۳ اور ۲۳ کے اعداد اس کو اوہام و خدشات میں گھیر لیتے ہیں۔ کوّے کی کائیں کائیں اس کے دل میں طرح طرح کے وسوسے پیدا کر دیتی ہے۔ جنوں، بھوتوں اور بدروحوں کے تو نام سے ہی اس کی جان جاتی ہے۔ غرض یہ کہ اس کی اکثریت طرح طرح کے توہمات کا شکار ہے اور ان سے بچاؤ کے لیے تعویذ گنڈے، کڑے چھلے، کوڑیاں، رنگ برنگے پتھر وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آج ان کے افراد کی گردنوں کی تلاشی لی جائے تو کسی میں کاغذی تعویذ لٹک رہا ہوگا، کسی میں دنیا کے ملکوں کے سکے، کسی میں کوڑیاں اور مونگے اور کسی میں چاقو، چھری کے ماڈل۔ ان کے بازوؤں کو دیکھیں تو مشکل آسان کے نام سے ایک تعویذ بندھا ہوگا۔ ان کے بچوں کو دیکھیں تو ان کے بھی گلے اور پیروں میں چاندی، چمڑے یا موی کپڑے کے خول میں ملفوف تعویذ اور گرہ دیئے ہوئے کالے دھاگے لٹک رہے ہوں گے۔ ان کی انگلیوں میں ایسی انگوٹھیاں نظر آتی ہیں جن میں تاریخ پیدائش کی مناسبت سے رنگ برنگے پتھروں کے نگینے جڑے ہوتے ہیں، جنہیں یہ ''قسمت بنانے والا'' بیماریاں بھگانے والا سمجھتے ہیں۔

ان کے گھروں، دکانوں اور سواریوں میں بھی گنتی لکھے ہوئے جادوئی

Marfat.com

مربعے، نقش و تعویذ ''خیر و برکت'' کے لیے لٹک رہے ہوتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ گھوڑے کی نعل اور گائے بیل کے سینگ گاڑیوں، دکانوں اور مکانوں کے دروازوں میں نصب نظر آئیں گے اور عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ نظر بد سے بچاتے ہیں۔

یہ خودکشی کی صورت دین میں رہبری کرنے والوں کی کم نگہی کے باعث ہوئی ہے جنہوں نے قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو چھوڑ کر امت کو فرقوں میں بانٹ دیا اور ایک دوسرے کے خلاف نفرت انگیز مواد پھیلانے میں مصروف ہوگئے تو اللہ کی سُنت کے عین مطابق اگلے دیے ہوئے انعام ایک ایک کر کے واپس لے لیے گئے۔

فتح قسطنطنیہ کے دنوں میں رومی اور یونانی بھی اسی طرح کی مضحکہ انگیز بحثوں میں مصروف تھے جیسے آج کل مسلمان ہیں۔ وہ اس بات میں الجھے ہوئے تھے کہ ''عشائے ربّانی'' کے موقع پر عیسیٰ علیہ السلام نے جو کھانا حواریوں کے ساتھ کھایا تھا اس میں روٹی خمیری تھی یا فطیری تھی۔ اسی پر آپس میں خون کی ندیاں بہہ جاتی، اسی پر ایک فرقہ دوسرے گروہ کا دشمن بن جاتا اور آپس میں ایک دوسرے کو کاٹ کر رکھ دیا۔ خمیری یا فطیری کا منہ سے کہہ دینا ایمان یا کفر کے ہم معنی بن گیا تھا۔ ادھر یہ سب کچھ ہو رہا تھا، مگر اللہ کے درس (قرآن مجید کی تعلیم) سے باخبر مسلمانوں کا سپہ سالار محمد عثمان ثانی تیز ترار گھوڑوں، کاٹدار تلواروں مضبوط نیزوں، پھرتیلے تیر اندازوں اور قلعہ شکن منجنیقوں کے ساتھ شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عیسائیوں کا ظن شکست کھاتا جا رہا تھا اور دینِ فطرت کو ماننے والے باعمل مسلمان اللہ اکبر، اللہ اکبر کہتے

Marfat.com

ہوئے قسطنطنیہ میں داخل ہوگئے۔ خمیری اور فطیری روٹی کے شیدائی اس طرح بھاگے کہ آج اس سرزمین پر خمیری یا فطیری کی مالا جپنے والوں کی نسل کا ایک فرد بھی نہیں ملتا۔

دورِ حاضر کے مسلمان بھی جو مرضی ہو کرتے رہیں مگر اللہ العزیز الجبار کے انتقام کی یہی وہ دردناک صورت ہے جو ہر ظلم کار قوم پر ہمیشہ سے عائد ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ط اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌO (ھود: ۱۰۲)

”اور تیرا ربّ جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے۔“

اگر ایک شخص اپنے لفظی اور زبانی عقیدے پر عامل نہیں تو اس کا عقیدہ، اللہ کی نظروں میں کچھ شئے نہیں، اگر جو کچھ وہ کہہ رہا ہے، اس کے مطابق عمل نہیں کرتا تو یہ کہنا بھی کچھ نہیں، بلکہ کہہ کر کچھ نہ کرنا سچی منافقت ہے۔ اصلی بدمعاشی ہے، ایمان کی ضد ہے۔ ایسے شخص کے لیے ایمان کا دعوے دار بننا جھوٹ ہے، کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ کے نزدیک اس قول کی کچھ قیمت نہیں۔ وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ O يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ O (البقرۃ: ۸-۹)

Marfat.com

''اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت پر ایمان لائے ہیں، حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے ہیں۔ ایسے لوگ اللہ اور ایمان لانے والوں کے ساتھ دھوکا بازی کر رہے ہیں، مگر دراصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔''

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝ (النساء: ۱۳۷)

''جو لوگ ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے، تو اللہ ہرگز ان کو معاف نہ کرے گا اور نہ کبھی ان کو راہِ راست دکھائے گا۔''

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ۝ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝

(الاسراء: ۱۳، ۱۴)

''اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو بہ صورت کتاب اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔ اور قیامت کے روز وہ کتاب اُسے نکال دکھائیں گے، جیسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ کہا جائے گا کہ اپنی کتاب پڑھ لے تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔''

Marfat.com

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ O (الاعراف:١٢٦)

”اے رب ہمارے ہم پر صبر و استقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں وفات دے تو اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں۔“

O

Marfat.com

قُرآن مجید کے نام، اوصاف اور دروس

قُرآن مجید کے ناموں کی بڑی اہمیت ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے ''القان'' میں قُرآن مجید کے 55 خصوصی ناموں کا ذکر کیا ہے جو خود قُرآن مجید کی مختلف سورتوں میں آئے ہیں۔ ہم صرف چند ناموں کا ذکر لکھ رہے ہیں۔ قُرآن مجید کے سارے نام ہی باوقعت، بابرکت اور علم وحکمت سے لبریز ہیں۔

اَلْقُراٰن (THE QUR'AAN):

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ (البقرۃ:۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ جس میں قرآن نازل کیا گیا۔'' (ترجمہ)

اَلْقُراٰن۔ قُرآن مجید کا ذاتی نام ہے۔ یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب کے مخصوص نام کے طور پر بولا جاتا ہے۔ جیسے تورات، زبور، انجیل کے الفاظ دیگر آسمانی کتابوں کے نام ہیں۔ قرآن مجید تمام علوم کا مجموعہ ہے اس لیے اس کتاب کو قُرآن کہتے ہیں۔ یہ کتاب تمام چیزوں کو واضح بیان کرنے والی ہے۔ نیز تمام انسانیت کو

Marfat.com

ایک مقام پر جمع کرے والی ہے۔ اسے اس لیے بھی قرآن کہتے ہیں کہ یہ کتاب دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جائے گی۔" اور آج دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن مجید ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا)

قُرآن مجید کے کئی معانی ہیں جو اس کی رفعت شان اور عالی مرتبہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور اس وجہ سے بھی کہ یہ سب آسمانی کتابوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ O (البروج:۲۱)

"بلکہ یہ قرآن اونچی شان والا ہے۔" (ترجمہ)

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O

(النحل: ۹۸)

"پس جب قُرآن پڑھنے لگو تو پناہ مانگو اللہ کی شیطان مردود سے۔" (ترجمہ)

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَيَانَ O

(الرحمٰن: آیات ۱ سے ۴)

رحمٰن نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا اور اُسے بولنا سکھایا۔ (ترجمہ)

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ O (الواقعۃ: ۷۷)

"بے شک یہ قُرآن بڑے رتبے والا ہے۔" (ترجمہ)

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ O (الواقعۃ: ۷۸)

"جو کتابِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے" (ترجمہ)

لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ O (الواقعۃ: ۷۹)

Marfat.com

''اس کو نہیں چھوتے مگر جو پاک ہیں۔'' (ترجمہ)

تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ O (الواقعۃ: ۸۰)

''یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے'' (ترجمہ)

قرآن مجید کی زبان عربی ہے اور عربی بھی وہ جو فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے معجزے کی حد کو پہنچی ہوئی ہے۔ جن و بشر میں سے کسی کو یہ قدرت حاصل نہیں ہے کہ اس کے مثل کلام پیش کر سکے، شعرائے سبعہ متعلقہ میں لبید رضی اللہ عنہ آخری شاعر ہیں۔ ان کے ایک شعر پر سوق عکاظ میں تمام شعرائے وقت نے ان کو سجدہ کیا اور عرب کی روایت کے مطابق اعزاز کے طور پر ان کا قصیدہ خانہ کعبہ پر آویزاں کیا گیا۔ یہ لبید بن ربیعہ بعد میں مسلمان ہو گئے۔ مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے شعر کہنا ترک کر دیا۔ جو شاعر عرب شعرا کا مسجود، وقت کا ملک الشعرا اور عرب کی فصاحت و بلاغت کا مظہر ہو، اس کے یوں ترک شعر پر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ اب آپ شعر نہیں کہتے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ''ما بعد القرآن؟'' کیا قرآن کے نازل ہو جانے کے بعد بھی اس کے لئے کوئی گنجائش باقی رہ گئی ہے۔

قُرآن کے اعجازِ بلاغت کے آگے سپر اندازی کا یہ اظہار و اعتراف اس عظیم شاعر کی طرف سے ہے جو اپنے زمانے میں جیسا کر گزرا، عرب کی تمام فصاحت و بلاغت کا نشان و علم تھا۔ جب وہ اس طرح قرآن کے آگے سر بسجود ہو گیا تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ عرب کی تمام فصاحت و بلاغت نے قرآن کی فصاحت و بلاغت کے آگے گھٹنے ٹیک دیے۔ اس کے بعد کسی اور کے لیے قرآن کے آگے نگاہیں اونچی کرنے کا کیا امکان باقی رہا؟

Marfat.com

قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں تمام علم اوّلین و آخرین ہے۔ اسے رہتی دنیا تک خلق کی رہنمائی کرنا ہے۔ اس کے عجائبات کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں یہ جس طرح آج سے کم و بیش چودہ سو سال پہلے دنیا کی رہنمائی کے لیے تمام صفات اور صلاحیتوں سے بھرپور تھی اسی طرح آج بھی ہے اور اسی طرح قیامت تک رہے گی۔ قوموں کے بعد قومیں اُٹھیں گی اور ان میں سے جو اس کی طرف رجوع کریں گے وہ سب اپنے اپنے ظرف کے بقدر اس میں حصہ پائیں گے، لیکن سب کے حصہ پانے کے بعد بھی اس کے ذخیرۂ علم و حکمت میں کمی نہیں آئے گی۔ یہ سارا خزانۂ علم اس کتاب کے اتارنے والے نے اس کے الفاظ اور اس کے نظام کے اندر رکھ دیا ہے اس وجہ سے اس کی نوعیّت کسی عام کتاب کی نہیں ہے کہ آپ اس کو دو چار مرتبہ پڑھ لیں اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کو اخذ کرلیں بلکہ اس کی حیثیت ایک معدن کی سی ہے جس کے اندر جتنی ہی گہری کھدائی کی جائے اتنے ہی اس سے خزانے پر خزانے نکلتے آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کو صرف ایک دو بار پڑھ لینے کی ہدایت نہیں ہوئی ہے بلکہ بار بار تلاوت کرتے رہنے اور اس پر برابر تدبر کرتے رہنے کی ہدایت ہوئی ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ O (العنکبوت: ۶۹)

”اور جو ہماری راہ میں جدوجہد کریں گے ہم ضرور ان پر راہیں کھولیں گے اور اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے“ (ترجمہ)

قرآن مجید مکمل ترین، دستورِ حیات اور اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا آخری

Marfat.com

اور قطعی منشور زندگی ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے اور حکومتوں کے ایوانوں سے لے کر غریبوں کی جھونپڑیوں تک کی زندگی کا کوئی مرحلہ اس سے باہر نہیں ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن پر قرآن مجید نازل ہوا تھا تیئس برس تک عائلی زندگی ہو، تجارت ہو، زراعت ہو، حکومت ہو، جنگ ہو، صلح ہو، قرآنی احکام کو عملاً برت کر دکھایا۔

قرآن مجید میں ترک دنیا، رہبانیت اور ذمہ داریوں سے فرار کا کوئی راستہ نہیں ملتا۔ قرآن حکیم نے تو اس دعا کی تعلیم دی ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ O (البقرۃ:۲۰۱)

"ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔" (ترجمہ)

دوسرے وہ لوگ ہیں جو جلد باز ہیں تمام کام ایک ہی نسل میں کر گزرنا چاہتے ہیں، اس طرح وہ فطرت کے متوازن طریقہ سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ کیوں کہ وہ ایک متوازن اور صبر آزماں طریقہ کے مطابق کام کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے اور وہ جو راہ اختیار کرتے ہیں اس میں قتال و غارت ہوتی ہے، خون ناحق ہوتا ہے، اعلیٰ اقدار پامال ہوتے ہیں اور زندگی کے پرسکون معاملات میں ایک شدید اضطرابی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فطرت سے ٹکرا کر ایسے لوگ خود بھی پاش پاش ہوجاتے ہیں اور جب ان کے مصنوعی نظریات فطرت سلیمہ کی زد میں آتے ہیں تو ان کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ جاتا ہے، کیوں کہ فطرت کے مقابلے میں ناپختہ

Marfat.com

نظریات کبھی نہیں ٹھہر سکتے۔ (فی ظلالِ القرآن۔ سید قطب شہید)

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۙ (الرّوم: ۳۰)

"پس یک سو ہو کر اپنا رخ اس دین کی سمت میں جما دو، قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جاسکتی۔ یہی بالکل راست اور درست دین ہے، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔" (ترجمہ)

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِ ۙ تُؤۡتِىۡۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيۡنٍۢ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ۙ (ابراہیم: ۲۴، ۲۵)

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمۂ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت، جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں، ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے، یہ مثالیں اللہ اس لیے دیتا ہے کہ لوگ ان سے سبق لیں۔"

اسلامی نظام زندگی فطرت کے ساتھ دھیمی رفتار سے چلتا ہے، کیوں کہ زمانہ طویل ہے، مقصد واضح ہے اور اعلیٰ مقصد تک پہنچنے کے لیے راہ دور ہے۔ اس لیے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کار

Marfat.com

کے مطابق صبر، حوصلے، ہمت، بصیرت اور حکمت کے ساتھ اقامت دین کے کام میں لگ جائے۔ جو کام اس کی نسل میں نہیں ہوسکا وہ دوسری نسل میں ہوجائے گا، ورنہ تیسری میں، ورنہ دسویں میں، ورنہ سوویں میں، ورنہ ایک ہزارویں میں۔ انشاء اللہ اس سے پہلے یا بعد میں ہو کے رہے گا اور قرآن مجید کا نور دنیا کے ہر گھر میں پہنچ کر رہے گا۔ (فی ظلالِ القرآن۔ سید قطب شہید)

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ (حم السجدة: ۵۳)

"ہم عنقریب ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے، آفاق میں بھی اور اُن کے اپنے نفس میں بھی، یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہوجائے گا کہ (قرآن) حق ہے۔ کیا تمہارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا شاہد ہے۔" (ترجمہ)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ○ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ (المائدة: ۱۵،۱۶)

"بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب روشن آگئی ہے جس کے ذریعہ سے اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنے اذن سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور ان کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔" (ترجمہ)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى

Marfat.com

الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ (الفتح: ۲۸)

''وہ (اللہ) ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو پوری جنسِ دین پر غالب کردے۔ اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔'' (ترجمہ)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۝ (الفتح: ۲۹)

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ تم جب دیکھو گے اُنہیں رکوع اور سجود اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں۔'' (ترجمہ)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (الاحزاب: ۲۱)

''درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔'' (ترجمہ)

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء: ۸۰)

''جو اطاعت کرے رسول کی پس اس نے اطاعت کی اللہ کی۔'' (ترجمہ)

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ O

(آلِ عمران:۵۱)

"بے شک اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی ہے۔ پس اُسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔"

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ O (الاعراف:۱۲۶)

"ہمارے رب ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں اس حال میں وفات دے کہ ہم مسلمان ہوں۔"

الکتاب (The Book):

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ O (البقرۃ:۲)

"یہ کتاب، جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے متقین کے لیے۔"

کتاب کا لفظ قدیم زمانہ سے ہی کتاب الٰہی کے لیے بولا جاتا ہے۔ یہودی، انبیاء کے صحیفوں میں سے ہر صحیفہ کو سِفر کہتے تھے جس کے معنی کتاب کے ہیں، عیسائی مترجموں نے ان کتابوں کو بائیبل کا نام دیا اس کے معنی بھی یونانی میں کتاب ہی کے ہیں، اسی طرح ان صحیفوں کے لیے Scripture کا لفظ استعمال ہوا جس کے معنی بھی لاطینی (Latin) میں کتاب کے ہیں قرآن نے بھی کتاب کا لفظ کتاب اللہ کے لیے استعمال کیا ہے۔ (تدبر قرآن از امین احسن اصلاحی)

کتاب کے لفظ سے ہی ذہن میں یہ تصور ابھرتا ہے کہ یہ ایک منظم و مرتّب (Arranged) چیز ہے۔ قرآن مجید کو کتاب اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں مختلف علوم و معارف، واقعات و قصص اور خبریں و قوانین منظّم و مربوط

Marfat.com

صورت میں جمع ہیں۔

"حٰمٓ، یہ اللہ رحمان و رحیم کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ ایک ایسی کتاب جس کی آیات خوب کھول کر بیان کی گئی ہیں، عربی زبان کا قُرآن، اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔" (ترجمہ حٰمٓ السجدہ: آیات ۱ تا ۴)

"حٰمٓ، اس کتاب کا نزول اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست ہے۔ سب کچھ جاننے والا ہے، گناہ معاف کرنے والا۔ اور توبہ قبول کرنے والا ہے، سخت سزا دینے والا اور صاحب فضل ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں، اسی کی طرف پلٹنا ہے۔" (ترجمہ المومن: آیات ۱ تا ۳)

"(اے نبی) ہم نے سب انسانوں کے لیے یہ کتاب برحق نازل کردی ہے۔ اب جو سیدھا راستہ اختیار کرے گا اپنے لیے کرے گا اور جو بھٹکے گا اس کے بھٹکنے کا وبال اُسی پر ہوگا، تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔"

(ترجمہ الزمر: آیت ۴۱)

اَلْوَحِیْ (REVELATION):

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۚ (الانبیاء: ۴۵)

"کہہ دو میں وحی کے مطابق تمہیں متنبہ کررہا ہوں۔"

شریعت اسلامی کی اصطلاح میں جو کلام یا اشارۂ الٰہی نبیوں اور

Marfat.com

رسولوں کی طرف بھیجا جاتا ہو اُسے ''وحی'' کہتے ہیں۔ اُنہیں پورا شعور اور یقین ہوتا ہے کہ وہ (وحی) اللہ کی طرف سے آرہی ہے۔

وحی کی اقسام:

(۱) سچّے خواب: اسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی کی ابتدا ہوئی۔ (صحیح بخاری کتاب الوحی)

(۲) اللہ کی طرف سے دل میں کوئی بات بغیر کسی واسطے کے ڈال دی جائے۔

(۳) فرشتہ دکھلائی دیے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بات ڈال دیتا تھا۔ (الرّحیق المختوم از صفی الرّحمٰن مبارک پوری)

(۴) آپ ﷺ کے پاس وحی گھنٹی کے ٹن ٹن کی طرح آتی تھی۔ وحی کی یہ سب سے سخت صورت ہوتی تھی۔ اس صورت میں سخت سردی کے دنوں میں بھی آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ آجاتا تھا۔ اس کیفیت کے بعد فرشتہ آپ ﷺ سے کلام کرتا تھا۔ (صحیح بخاری کتاب الوحی)

(۵) فرشتہ آدمی کی شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور آپ ﷺ کو مخاطب کر کے جو کچھ وہ کہتا اُسے آپ ﷺ یاد کر لیتے۔ (صحیح بخاری کتاب الوحی) اس صورت میں کبھی کبھی صحابہ رضی اللہ عنہم بھی فرشتے کو دیکھتے تھے۔ (الرّحیق المختوم از صفی الرّحمٰن مبارک پوری)

(۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے (جبرئیل علیہ السلام) کو اس کی اصل شکل میں دیکھتے تھے اور اسی حالت میں وہ اللہ تعالیٰ کی حسب مشیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کرتا یہ صورت آپ ﷺ کو دو مرتبہ

Marfat.com

پیش آئی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم میں فرمایا ہے۔

پہلی مرتبہ (وحی کے آغاز کے زمانے میں) جبرئیل علیہ السلام جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آئے اُس وقت وہ آسمان کے مشرقی کنارے سے نمودار ہوئے تھے اور متعدد و معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت وہ اپنی اصلی صورت میں تھے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا ہے۔

دوسری مرتبہ واقعہ معراج میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اپنی اصلی صورت میں نظر آئے۔ (تفہیم القرآن تفسیر سورۂ النجم از سید ابوالاعلیٰ مودودی)

ہُدیٰ (GUIDANCE):

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ O (یونس: ۵۷)

''اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت (Guidance and Mercy) ہے۔''

ہدیٰ کے معنی ہیں ہدایت و رہنمائی۔ یہاں اس کے معنی ہیں رہنمائی کرنے والا۔ قرآن مجید نے ہمیں زندگی کی تاریک راہوں میں رہنمائی اور روشنی فراہم کی ہے۔ اسی رہنمائی کا نتیجہ ہے کہ قرآن کے بتائے ہوئے حقائق کے بارے میں شک و شُبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ قرآن مجید کی رہنمائی تمام انسانوں کے لیے ہے۔ لیکن اس رہنمائی سے ایمان والے اور نیک عمل کرنے والے ہی فلاح پاتے ہیں۔

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، اُسے ہم دنیا میں بھی پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر،

Marfat.com

ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔

(ترجمہ: النحل: ۹۷)

''مگر جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے حالانکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو اس کو ہم اسی طرح چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اُسے جہنم میں جھونکیں گے۔ جو بدترین جگہ ہے۔ (ترجمہ: النساء-۱۱۵)

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰى O (طٰہٰ- ۱۲۳)

''اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی پس وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔'' (ترجمہ)

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ O (البقرۃ: ۳۸)

''اور ہم نے کہا تم سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کے لیے نہ کوئی خوف اور نہ کوئی رنج وغم ہوگا۔'' (ترجمہ)

یہ ہے وہ پہلی ہدایت جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارتے وقت دی اور یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے مستقل

Marfat.com

فرمان ہے۔ اور اللہ کی مخلوق ہونے کی حیثیت سے ہر انسان پر فرض ہے کہ وہ اُس راستے کی پیروی کرے جو اس کے خالق اور اس کے رب نے اس کے لیے تجویز کیا ہے۔

اور اس ہدایت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ O (البقرة: ۳۹)

''اور جو اس سے انکار کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (ترجمہ)

اللہ تعالیٰ نے اس ہدایتِ عظیم کو اس لیے نہیں نازل فرمایا تھا کہ ہم غور و تدبّر اور عمل کے بغیر ہی اس کی آیات کی تلاوت کرتے رہیں۔ اور اس لیے بھی نہیں کہ اس کے ذریعے سے دیواروں کو مزین کیا جائے اور نہ ہی گنڈے، تعویذ اور ٹونے ٹوٹکے کے لیے، نہ ہی اس لیے ہے کہ مُردوں پر اس کی تلاوت کی جائے۔ اور نہ ہی فال نکالنے کے لیے۔ بلکہ اس کے نزول کا مقصد ان تمام باتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے اور وہ یہ ہے کہ انسانوں کے لیے کتابِ ہدایت کا کام دے اور لوگ اس سے ہدایت و رہنمائی حاصل کریں اور اللہ کی زمین پر اللہ کا دین قائم کریں۔

اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط (الشوریٰ: آیت ۱۳)

''قائم کرو اس دین کو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔''

Marfat.com

رحمۃ (MERCY):

فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ (الانعام: ۱۵۷)

''تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک دلیل روشن اور ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔''

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب اس لیے نازل کرتا ہے کہ انسان کو زندگی بسر کرنے کا وہ طریقہ بتائے جو آخرت میں بندوں کو اس کی رحمت کا سزاوار بنائے۔ اس پہلو سے کتاب اپنے مقصد کے اعتبار سے ہدایت اور اپنے ثمر اور انجام کے لحاظ سے رحمت ہوتی ہے۔ اس دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ اصل زندگی تو آخرت کی ہے۔ اس لیے جو لوگ دنیا میں اس رحمت (قرآن) کے سائے میں زندگی بسر کریں گے انہیں ہی اس کا ثمر دنیا اور آخرت میں حاصل ہوگا۔

يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ O ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً O (الفجر: آیات ۲۷، ۲۸)

اے نفسِ مطمئن، چل اپنے رب کی طرف، تو اُس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔

فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ O (الانعام: ۱۴۷)

''تو کہہ دو تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے۔''

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط (الاعراف: ۱۵۶)

''اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔''

کائنات میں جو کچھ بھی خوبی و کمال ہے، وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے

Marfat.com

کہ رحمت الٰہی کا ظہور ہے۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰہِ ؕ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ ؕ (الانعام: ۱۲)

''آسمانوں اور زمیں میں جو کچھ ہے کس کا ہے کہہ دو اللہ کا ہے، اس نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ رحمت فرمائے۔''

اَلْفُرْقَان (CRITERION):

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ (الفرقان: آیت: ۱)

''نہایت متبرک ہے وہ (اللہ) جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا۔''

فرقان کے معنی ہیں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا۔ قرآن مجید کو فرقان کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ تبدیل شدہ پہلی آسمانی کتب کی تعلیمات کو قرآن نے صحیح اور ملاوٹ کو الگ الگ کر کے حق و باطل اور توحید و شرک کے درمیان ٹھوس دلائل و شواہد کے ذریعے واضح فرق کا خط کھینچ دیا۔ اس طرح قرآن مجید فرقانِ حمید نے حق و باطل کو ہمیشہ کے لیے الگ الگ کر دیا۔

سورۃ الکافرون میں بھی اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کے درمیان فرق کو واضح اور کھول کر بیان فرما دیا۔ اس سورۃ نے مشرکین کے ساتھ دین کے معاملے میں کسی بھی سمجھوتے کے تمام امکانات کا ہمیشہ کے لیے قطعی سدِّ باب کر دیا۔

مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشکش کی تھی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے معبودوں کو مان لیں اور ان پر تنقید نہ کریں تو وہ (مشرکین) بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معبود کی بھی عبادت کریں گے۔

Marfat.com

مشرکین کی اس تجویز کو سورۃ الکافرون کے نزول نے پوری طرح رد کردیا اور مشرکانہ عبادت کی جڑ کاٹ دی اور اس راستے کو ہمیشہ کے لیے بند کردیا۔ اس سورۃ میں صاف اعلان ہے کہ کافر الگ اور مسلمان بالکل الگ ہیں۔

غزوہ بدر کے دن کو بھی یوم الفرقان کہا گیا ہے۔ کیوں کہ یہ معرکہ کفر اور ایمان کا معرکہ تھا جس میں لوگوں نے اپنے چچا اور باپ سے، اپنے بیٹے اور بھائی سے اور اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے جنگ کی۔ یوں قرابت کے تعلقات کٹ گئے۔ اللہ نے کلمہ ایمان کو کلمہ کفر پر بلندی عطا کی اور حق کو باطل سے جدا کردیا۔ اس لیے غزوۂ بدر کا دن ۱۷ رمضان المبارک کا نام "یوم الفرقان" پڑ گیا۔

اللہ کا فرمان ہے:

"حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو۔" (ترجمہ: البقرہ-۴۲)

الغرض قرآن مجید نیکی اور بدی کو چھانٹ کر الگ کر دینے والی کتاب ہے۔ اس مقصد کے لیے اُس نے جابجا تقابلی انداز بیان اختیار کیا ہے۔ ایمان اور کفر کو، توحید اور شرک کو، خلوص اور نفاق کو، شکر اور ناشکری کو، صبر اور بے صبری کو، شجاعت اور بزدلی کو، آخرت پسندی اور دنیا پرستی کو، حق اور باطل کو، عدل اور ظلم کو، اطاعت اور انحراف کو، حیا اور فحاشی کو، سخاوت اور بخل کو، انفاق اور اسراف کو اور بہت سی چیزوں کو آمنے سامنے رکھ کر ان کے اثرات و نتائج پر بحث کی ہے۔

اسی طرح قرآن مجید فرقان حمید نے نیکی اور بدی سے آراستہ تاریخی کرداروں کو بھی تقابلی انداز سے پیش کیا ہے اور پچھلی ساری انسانی تاریخ کا مطالعہ اسی انداز سے کرایا ہے کہ متضاد ایک دوسرے کے آمنے سامنے نمایاں

Marfat.com

ہوں اور اچھے اور بُرے کو پہچانا جائے۔

آدم (علیہ السلام) اور ابلیس، ہابیل اور قابیل، نوح (علیہ السلام) اور فرزندِ نوح، ابراہیم (علیہ السلام) اور نمرود، یوسف (علیہ السلام) اور اُن کے بھائی، لوط (علیہ السلام) اور ان کی قوم، موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون، عیسیٰ (علیہ السلام) اور فقیہوں کے کردار، نبی آخرالزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل مشرکین کے سردار اور منافقین کا نمونہ اس طرح رکھا ہے کہ قرآن مجید میں غور کرنے والے بے اختیار اس کے آگے جھک جاتے ہیں۔ اس طرح قرآن مجید کا مطلوب انسان اوصاف حسنہ کے ساتھ سامنے آجاتا ہے۔

اَلْمُبِیْنِ (MANIFEST):

حٰمٓ ۞ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۞ (الزخرف: آیات ۱، ۲)

حٰم۔ قسم ہے اس واضح کتاب کی۔

واضح اور صاف صاف بیان کرنے والی کتاب۔ قرآن مجید ہر چیز کو واضح اور خوب واضح بیان کرتا ہے۔ غور وخوض اور خلوص نیت کے ساتھ پڑھنے والے کے لئے اس میں قطعاً کوئی الجھن نہیں۔ اس کے احکام اور امر و نواہی بالکل واضح ہیں۔

"ہم نے اپنے رسولوں کو واضح ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان بھی نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔ (ترجمہ الحدید: آیت ۲۵)

"بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب

Marfat.com

مُبین آ گئی ہے۔ (ترجمہ المائدہ: آیت ۱۵)

قرآن انسان کو جہل و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر علم و بصیرت کی روشنی میں لانا چاہتا ہے۔ جو انسان قُرآن کا علمبردار ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس علم و بصیرت کی راہ کو اختیار کرے جو روشن اور واضح ہے۔

''یہ کتاب تو ذکر ہے اور قُرآن مبین ہے تاکہ ہر ایک شخص کو جو زندہ ہے اس کے بُرے انجام سے باخبر کردے۔ (ترجمہ یٰسٓ: ۶۹، ۷۰)

نور (LIGHT):

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا O (النساء: ۱۷۴)

''اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور بھیج دیا ہے۔''

یہ اللہ کی طرف سے ایسا نور ہے جس کی شُعاعوں میں اشیاء کی صحیح حقیقت نظر آتی ہے اور بہت ہی واضح نظر آتی ہے اور جس کی روشنی میں زندگی کے دوراہے پر انسان کو حق و باطل کے راستوں میں سے حق کا راستہ صحیح نظر آتا ہے۔ نفس کی داخلی راہوں کے اندر بھی اور زندگی کی خارجی شاہراہوں پر بھی۔

جو نفس، قُرآن کی روشنی سے منور ہو اُسے اپنا ماحول اچھی طرح نظر آتا ہے۔

اس نور سے دھند چھٹ جاتی ہے، فضا کھل جاتی ہے اور پھر حقیقت واضح اور کھلی نظر آتی ہے۔ جب یہ روشنی نفس انسانی کو حاصل ہوجاتی ہے تو انسان حیران رہ جاتا ہے کہ حقیقت تو بہت ہی کھلی تھی، لیکن اُسے نظر نہیں آرہی تھی۔

اور جب کوئی انسان اپنی روح کے ساتھ کچھ عرصہ قُرآنی فضا کے اندر رہے اور قُرآن سے اپنے تصورات، حسن و قبح کے پیمانے اور اپنی اقدار اخذ

Marfat.com

کرلے تو وہ تمام معاملات کو نہایت ہی آسانی، نہایت ہی سادگی اور نہایت ہی وضاحت کے ساتھ دیکھتا ہے اور پھر اُسے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ کئی ایسے فیصلے جو اس نے کئے اور جو اس کے لئے خلجان کا باعث تھے، اور وہ اُسے سمجھ نہ آئے تھے اب بڑی آسانی سے اس کی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ قرآن مجید کی روشنی میں جہالت، تعصب اور ضلالت کے تمام اندھیرے ختم ہوجاتے ہیں اور تمام حقائق واضح ہو کر سامنے آجاتے ہیں اور انسان تاریکیوں سے نکل کر روشنی میں آجاتا ہے۔ اور اس نور کی رہنمائی میں صراط مستقیم پر چل پڑتا ہے۔

''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی کتاب جو حق کو واضح کرنے والی ہے۔ اللہ اُن لوگوں کو جو اس کی رضا چاہتے ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنے اذن سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ اور راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔''

(ترجمہ المائدہ: ۱۶)

شفاء (HEALING):

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

(الاسراء: ۸۲)

''اور ہم قرآن سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔''

''اے لوگو! یقینا تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

Marfat.com

(قرآن) نصیحت آ گئی ہے اور (یہ) شفاء ہے اس کے لیے
جو سینوں میں ہیں اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت
ہے۔ (ترجمہ یونس: ۵۷)

جو لوگ قرآن کو اپنا رہنما اور اپنے لیے کتاب آئین مان لیں ان کے لیے یہ اللہ کی رحمت اور ان تمام ذہنی، نفسیاتی، اخلاقی اور تمدنی امراض کا علاج ہے۔

اس وقت مسلمانوں میں شرک، الحاد، اور فسق و فجور کی جو وبا پھیل رہی ہے، اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے قُرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور ان کے ذہنوں کی پریشانی اور دلوں کی بے اطمینانی کی حقیقی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ قرآن مجید کی برکات سے محروم ہو گئے ہیں اور ستم یہ ہے کہ وہ احساسِ زیاں سے بھی غافل ہیں۔ اور ان تمام بیماریوں کا علاج قرآن مجید نے بتا دیا ہے کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔

''اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی
عبادت کریں۔'' (ترجمہ البیّنۃ: ۵)

مَوْعِظَة (نصیحت) (DIRECTION):

قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○ (یونس: ۵۷)

''یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (قرآن)
نصیحت آ گئی ہے اور (یہ) شفاء ہے اس کے لیے جو سینوں
میں ہیں اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔''

Marfat.com

یہ موعظت ہے یعنی ایسی نصیحت جو دل میں اتر جانے والی ہے، دلائل والی ہے اور روح کو متاثر کرنے والی نصیحت ہے۔ ان تمام باتوں کے لیے اس میں ترغیب ہے جو خیر و فلاح کی باتیں ہیں، یہ ایسی نصیحت ہے جو موثر ہے اور دل نشین اسلوب سے مزین ہے۔ یہ کتابِ ہدایت و موعظت کا مجموعہ ہے اس لیے یہ رہنمائی کے ساتھ ساتھ خطرات سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ اور اعمال کے اچھے اور برے نتائج سے اس طرح باخبر کرنے والی کتاب ہے کہ دلوں کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ یہ نیک اعمال کا حکم دیتی ہے اور برے اعمال سے حکماً روکتی بھی ہے۔

الذِّکر (REMINDER):

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ط (الانبیاء: ۵۰)

''اور یہ ذکر مبارک ہم نے نازل فرمایا ہے۔''

ذکر کے معنی ہیں یاد۔ ذکر اس شے کو کہتے ہیں جو ذہن میں ایسے محفوظ ہو کہ بُھلائی نہ جاسکے اور نہ ہی اسے فراموش کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اس طرح کی کہ لوگوں کے سینوں میں اُسے محفوظ کردیا۔ دنیا میں واحد کتاب ہے جسے لوگ زبانی یاد کرتے ہیں۔ آج بھی بے شمار بڑوں اور بچوں کے سینوں میں یہ کتاب موجود ہے یہی وجہ ہے کہ چودہ صدیوں سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود آج تک کوئی قرآن مجید میں ایک حرف بھی تبدیل نہیں کرسکا۔ (خطبات از ڈاکٹر ذاکر نائیک)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ O (الحجر: ۹)

Marfat.com

”بے شک ہم ہی نے یہ ذکر نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت پرزور الفاظ میں تسکین و تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ لوگ قرآن عظیم کی قدر نہیں کر رہے ہیں تو تم اس کا غم نہ کرو۔ یہ کتاب تمہاری طرف سے کسی طلب و تمنا کے بغیر، ہم ہی نے تم پر اتاری ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اگر یہ لوگ اس کو رد کر رہے ہیں تو رد کر دیں، اللہ اس کے لیے دوسروں کو کھڑا کر دے گا جو اس کو قبول کریں گے اور اس کی دعوت و حفاظت کی راہ میں کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

اس آیت میں اس حقیقت کا اظہار مقصود ہے کہ یہ کتاب تم نے ہم سے مانگ کر تو لی نہیں ہے کہ تم پر لوگوں سے اس کو قبول کروانے کی ذمہ داری ہو۔ تم پر ذمہ داری صرف تبلیغ و دعوت کی ہے۔ تم اس کو ادا کر دو۔ رہا اس کتاب کی حفاظت اور اس کی قیام و بقا کا مسئلہ تو یہ ہم سے متعلق ہے، اس کی حفاظت اور اس کے قیام و بقا کا انتظام ہم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کن کن شکلوں میں پورا فرمایا، تاریخ میں اس سوال کا پورا جواب موجود ہے۔ (تدبر قرآن۔ از امین احسن اصلاحی)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ (القمر: ١٧)

”ہم نے آسان بنا دیا ہے قرآن کو ذکر کے لیے۔ تو ہے کوئی یاد دہانی سے فائدہ اُٹھانے والا۔“

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے الفاظ اور معانی کو ہر اس شخص کے لیے آسان کر دیا ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرنے کا ارادہ رکھے۔ کوئی طالب علم جو اس ربانی علم کو حاصل کرے جو

Marfat.com

اس کے لئے بالکل آسان ہے۔ (خلاصہ تفسیر ابن کثیر)

اس آیت کو ایک ہی سورت میں چار مرتبہ فرما کر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر حجت قائم کردی ہے کہ خواہ وہ کتنی ہی کم اور کیسی ہی معمولی استعداد کا حامل کیوں نہ ہو۔ وہ قرآن سے ''تذکر'' کرسکتا ہے بشرطیکہ اس کی طبع سلیم اور فطرت صحیح ہو اور ان میں ٹیڑھ اور کجی راہ نہ پا چکی ہو۔ اور وہ قرآن کو پڑھتے ہوئے اس کا ایک سادہ مفہوم روانی کے ساتھ سمجھتا چلا جائے۔

''ایمان و تعظیم، تلاوت، و ترتیل، اور تذکر و تدبر'' کے بعد قرآن مجید کا چوتھا حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ وہ اس پر عمل کرے۔ اور ظاہر ہے کہ ماننا، پڑھنا، اور سمجھنا، سب فی الاصل 'عمل' ہی کے لیے مطلوب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خود قرآن مجید نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا ہے کہ قُرآن مجید پر عمل نہ کیا جائے تو اس کی تلاوت یا اس پر غور وفکر کے کچھ مفید ہونے کا کیا سوال، خود ایمان ہی معتبر نہیں رہتا۔ چنانچہ قرآن مجید نے دوٹوک فیصلہ سنا دیا کہ:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ O

(المائدہ: ۴۴)

''اور جو فیصلہ نہ کرے اس کے مطابق کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔''

لہٰذا سلامتی کی راہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ قرآن کا جس قدر علم بھی انسان کو حاصل ہو اس پر وہ حتی الامکان فوری طور پر عمل شروع کردے۔

Marfat.com

حَبۡلُ اللّٰہِ (CABLE OF ALLAH):

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪ (آل عمران: ۱۰۳)

''اور مضبوطی سے پکڑے رہو سب مل کر اللہ کی رسی کو اور نہ ہونا فرقہ فرقہ۔''

مسلمانوں کو اللہ کا حکم ہے کہ وہ قرآن مجید کو مضبوطی سے مل کر تھام لیں، فرقے نہ بنائیں اور اللہ کی آیات کی مخالفت نہ کریں۔ اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ اور آج اُمّت کی فرقوں نے جو حالت بنائی ہے اسے سب دیکھ رہے ہیں۔ یہ کائنات اللہ کی وہ کتاب ہے جسے ہم دیکھتے ہیں اور مشاہدہ کرتے ہیں اور قرآن مجید اللہ کی وہ کتاب ہے جسے ہم پڑھتے ہیں اس پر تدبر کرتے ہیں اور جو اس پر عمل کرتے ہیں وہ فلاح پاتے ہیں۔ جس طرح کتاب کائنات وجود رب پر شاہد ہے، اسی طرح قرآن مجید بھی اپنی شان اعجاز کے ساتھ رب کی ذات پر شہادت ہے اور یہ دونوں وجود یہاں جاری و ساری ہیں۔ یہ کائنات اپنے تمام قوانین قدرت اور نوامین فطرت کے ساتھ متحرک ہے۔ اس کے خالق نے اس کی ڈیوٹی (Duty) لگائی ہے وہ اسے پورا کر رہی ہے۔ سورج زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ٹھیک اپنے مدار پر متحرک ہے اور اپنا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ چاند، زمین اور تمام دوسرے ستارے اپنا فرض منصبی ادا کر رہے ہیں۔ زمانے کی دوری اور طوالت کا ان کے فرائض منصبی پر کوئی اثر نہیں ہوا بعینہ قرآن مجید آج بھی اسی طرح موجود ہے، جس طرح تھا اور یہ قرآن مجید اسی انسان کو اللہ کی جانب سے خطاب کر رہا ہے جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خطاب کیا، اس خطاب میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اس لئے کہ

Marfat.com

فطرت انسانی میں بھی کوئی تغیر نہیں ہوا، اس لیے اے امت مسلمہ اُٹھو اور قرآن کو مضبوطی سے تھام لو اور ساری دنیا کے لوگوں کو قرآن کا پیغام پہنچا دو۔

قرآن مجید آج بھی انسان کی زندگی کا رخ پھیر سکتا ہے اور کل بھی پھیر سکتا ہے، اس لئے کہ وہ انسان کی راہنمائی کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اس لئے کہ وہ انسانیت کے لئے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا آخری خطاب اور آخری پیغام ہے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط (آلِ عمران: ۱۱۰)

''اب دنیا میں وہ بہترین اُمّت تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ O (الانبیاء: ۹۲)

''یہ تمہاری اُمّت حقیقت میں ایک ہی اُمّت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس تم میری ہی عبادت کرو۔''

O

Marfat.com

قرآن مجید کا چیلنج

اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ○ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ ○ (الطور: ۳۳، ۳۴)

''کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے یہ قرآن خود گھڑ لیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ ایمان نہیں لانا چاہتے۔ اگر یہ اپنے اس قول میں سچے ہیں تو اسی شان کا ایک کلام بنا لائیں۔''

یعنی یہ بات انسان کی قدرت سے باہر ہے کہ ایسا کلام تصنیف کر سکے۔ اگر تم اسے انسانی کلام کہتے ہو تو اس پائے کا کوئی کلام لا کر دکھاؤ جسے کسی انسان نے تصنیف کیا ہو۔ یہ چیلنج نہ صرف قریش کو بلکہ تمام دنیا کے منکرین کو سب سے پہلے اس آیت میں دیا گیا تھا۔ اس کے بعد تین مرتبہ مکہ معظمہ میں اور پھر آخری بار مدینہ منورہ میں اُسے دہرایا گیا، ملاحظہ ہو یونس آیت ۳۸، ہود: ۱۳، بنی اسرائیل: ۸۸، البقرار: ۲۳ مگر کوئی اس کا جواب

Marfat.com

دینے کی نہ اُس وقت ہمت کرسکا نہ اس کے بعد آج تک کسی کی یہ جرأت ہوئی کہ قرآن مجید کے مقابلہ میں کسی انسانی تصنیف کو لے آئے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (یونس: ۳۸)

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (رسول ﷺ نے) اسے خود بنا لیا ہے؟ کہو! اگر تم اپنے اس الزام میں سچے ہو تو ایک سورۃ اس جیسی بنا لاؤ اور ایک اللہ کو چھوڑ کر جس جس کو بُلا سکتے ہو بُلا لو۔“

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (ھود: ۱۳)

”کیا یہ کہتے ہیں کہ (رسول نے) یہ کتاب خود بنا لی ہے؟ کہو اچھا یہ بات ہے تو اس جیسی دس سورتیں تم بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس جس کو بُلا سکتے ہو بلا لو۔ اگر تم سچے ہو تو۔“

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ○ (بنی اسرآءیل: ۸۸)

”کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے، چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔“

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (البقرۃ: ۲۳)

Marfat.com

''اور اگر تمہیں اس میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، تو اس کے مانند ایک ہی سُورت بنا لاؤ، اپنے سارے ہم نواؤں کو بُلالو، ایک اللہ کو چھوڑ کر باقی جس کی چاہو، مدد لے لو، اگر تم سچے ہو۔''

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O (التوبۃ: ۴۰)

''اور بات اللہ کی ہی بلند ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔''

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ O (الطارق: ۱۳)

''بے شک یہ کلام فیصلہ کُن ہے۔''

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبٰلِغَةُ ۚ (الأنعام: ۱۴۹)

''کہہ دو کہ اللہ ہی کی حجت غالب ہے۔''

O

Marfat.com

کائنات کی گواہی

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(الانعام: آیات ۳۷، ۳۸، ۳۹)

”یہ (منکرین) کہتے ہیں کہ اس نبی (ﷺ) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری؟ کہو اللہ نشانی اُتارنے کی پوری قدرت رکھتا ہے، مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ زمین میں چلنے والے کسی جانور اور ہوا میں اُڑنے والے کسی پرندے کو دیکھ لو، یہ سب تمہاری طرح امتیں (گروہ) ہیں، ہم نے ان کی تقدیر کے نوشتے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے پھر یہ سب اپنے رب کے پاس جمع کیے جائیں گے۔ مگر جو لوگ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور

Marfat.com

گونگے ہیں، تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔"

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ (آل عمران: ۱۹۰)

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے سامنے پھیلی ہوئی اللہ کی اس کائنات کا کھلی آنکھوں اور کھلے دل سے مشاہدہ کرے۔ ہر چیز اصل حقیقت کی نشاندہی کرتی چلی جائے گی۔

سورج، چاند اور ستارے، آگ، پانی اور ہوا، پھل پھول اور نباتات، سونا، چاندی، لوہا اور ساری جمادات، چیونٹی، شہد کی مکھی سے لے کر زمین و آسمانوں کی ایک ایک چیز، ایک زبردست قائدے اور قانون یعنی دین فطرت میں جکڑی ہیں، اللہ کے حکم کی پابند ہیں جس کے خلاف وہ بال برابر بھی جنبش نہیں کرسکتی، چنانچہ جو لوگ سائنس (Science) اور اس کے علوم سے کوئی واقفیت رکھتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ انسان کے لیے یہ سارے مایۂ ناز علوم خواہ وہ علم الطبیعیات (Physics) سے ہو یا علم الکیمیا (Chemistry)، حیوانیات (Zoology) ہو یا حیاتیات (Biology)، علم الابدان (Physiology) ہو یا علم الادویہ (Medicine)، فلکیات (Astronomy) ہو یا ارضیات (Geology)، زراعت (Agriculture) ہو یا انجینئرنگ (Engineering) یا کوئی اور شعبۂ علم ہو، سب خالق کائنات کے اٹل، اٹوٹ اور قطعی قوانین و ضوابط کے مجموعوں پر مشتمل ہیں جو اب تک انسان کے علم میں آسکے ہیں۔ ان میں سے

Marfat.com

کوئی ایک اصول یا قانون و ضابطہ بلکہ اس کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا جز بھی کسی سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر، بڑے سے بڑے کاریگر یا ماہرین فن کا مقرر کردہ نہیں ہے۔ سائنسدان اور دوسرے سارے ماہرین فن ان اصولوں اور قوانین کو بناتے یا وضع نہیں کرتے، بلکہ صرف معلوم (Discover) کرتے ہیں کہ فلاں معاملے میں قانون طبعی (Law of Nature) کیا ہے؟ اسی طرح سے کیمسٹ اور دوا ساز، دوا سازی اور مرکبات تیار کرنے کے طریقے وضع اور ان کی تاثیر میں متعین نہیں بلکہ صرف تحقیق ہی کرتے ہیں، ڈاکٹر بھی بیماری دور کرنے کے طریقے اور حفظان صحت کے اصول مقرر و معین نہیں صرف معلوم ہی کرتے ہیں۔ انجینئر بھی مکینکس اور مشین سازی کے اصول و قواعد بناتے نہیں، معلوم ہی کرتے ہیں اور آپ کے ماہر فلکیات، ارضیات، حیوانیات اور حیاتیات وغیرہ سب کائنات کے ان مختلف محکموں کے لیے ضابطے اور قوانین بناتے نہیں بلکہ ان کا علم ہی حاصل کرتے ہیں۔

پھر اس بات سے بھی مجالِ انکار نہیں کہ ان سب قوانین و ضوابط کی تعین و ترتیب یا باہم تعلق میں کسی بھی انسان کو اپنے سب ساز و سامان سمیت بھی کوئی دخل نہیں۔

اور پھر یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں ان قوانین سے انحراف اور ان کی خلاف ورزی ہی کا دوسرا نام بگاڑ ہے۔ مثلاً آپ ذرا سی مشینی ضوابط (Laws of Machanics) کی خلاف ورزی کیجیے وہیں آپ کی مشین کا ستیاناس ہوجائے گا، حفظان صحت کے اُصولوں کو توڑیئے آپ کی صحت و تندرستی رخصت ہوجائے گی۔ قانون زراعت کی پابندی میں کوتاہی برتیے، آپ کی فصل برباد ہوجائے گی، حتیٰ کہ زندگی کے کسی گوشے میں بھی قوانین فطرت (اللہ کے

Marfat.com

طریقے) کو ذرا نظر انداز کر کے دیکھئے وہیں بگاڑ سامنے آجائے گا۔

پھر جب انسان پانی اللہ کا پیتا ہے، رزق اللہ کا کھاتا ہے، زراعت اُسی کے قوانین کے مطابق کرتا ہے، پہیہ (Wheel) سے لے کر ساری مشینیں اُسی کے قوانین کے مطابق بناتا ہے۔ سانس اس کے قوانین کے مطابق لیتا ہے، پھر بھی کائنات کا ہم سفر بننے کو تیار نہیں، اللہ کا حکم مانتا نہیں، دین فطرت پر چلنے کو راضی نہیں، پھر اس کو کیا حق ہے کہ اس کائنات کی چیزوں سے فائدہ اُٹھائے؟ اگر انسان اپنے لیے دین فطرت سے الگ راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ کی کتاب کا منکر بنتا ہے، اور اپنی خواہشات کو رب بناتا ہے اور بغاوت و خود سری اور خود رائی کا طریقہ اختیار کرتا ہے تو اللہ کی کائنات میں وہ اپنے کو بے استحقاق ثابت کر رہا ہے۔ اس کے بعد اس کا انجام صرف یہی ہوسکتا ہے کہ کائنات کی تمام نعمتوں کو چھین کر اس کو ابدی جہنم میں ڈال دیا جائے۔

اور پھر جو انسان کائنات کا ہم سفر بنتا ہے، اپنے خالق، مالک و رب کی تابعداری اسی طرح اس کے حکم کے مطابق کرتا ہے جس طرح ساری کائنات کر رہی ہے۔ اور قُرآن کے سائے میں زندگی بسر کر رہا ہے تو اُسے اس کا ثمر دنیا اور آخرت میں حاصل ہوگا۔

يَآاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ O ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً O

(الفجر: آیات ۲۷، ۲۸)

"اے نفسِ مطمئن، چل اپنے رب کی طرف، تُو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی۔"

O

Marfat.com

عبادتِ ربّ

اَلْعَبُوْدِیَّۃُ کے معنی ہیں کسی کے سامنے سپر ڈال دینا، تابع ہوجانا اور انکساری ظاہر کرنا مگر اَلْعِبَادَۃُ کا لفظ انتہائی درجہ کا تذلّل اور انکساری ظاہر کرنے پر بولا جاتا ہے۔ اس لیے عبادت کی مستحق بھی وہی ایک ذات ہوسکتی ہے جو بے حد صاحب افضال و انعامات ہو اور ایسی ذات صرف اللہ کی ذات ہی ہے۔ اسی لیے فرمایا ہے۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِیَّاہُ O (الاسراء: ۲۳)

''اور فیصلہ کرچکا ہے تیرا رب کہ اس (اللہ) کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ O (الفاتحہ: ۵)

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔''

عبادت کا لفظ بھی عربی زبان میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) پوجا اور پرستش (۲) اطاعت اور فرمانبرداری (۳) بندگی اور غلامی۔ اس

Marfat.com

مقام پر تینوں معنی بیک وقت مراد ہیں۔ یعنی ہم تیرے پرستار بھی ہیں، مطیع فرمان بھی ہیں اور بندہ و غلام بھی ہیں۔ اور بات صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ ہم تیرے ساتھ یہ تعلق رکھتے ہیں، بلکہ واقعی حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ تعلق صرف تیرے ہی ساتھ ہے، ان تینوں معنوں میں سے کسی معنی میں بھی کوئی دوسرا ہمارا معبود نہیں ہے۔

یعنی تیرے ساتھ ہمارا تعلق محض عبادت ہی کا نہیں ہے بلکہ استعانت کا تعلق بھی ہم تیرے ہی ساتھ رکھتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ساری کائنات کا رب تو ہی ہے اور ساری طاقتیں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور ساری نعمتوں کا تو ہی اکیلا مالک ہے، اس لیے ہم اپنی حاجتوں کی طلب میں تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں تیرے ہی آگے ہمارا ہاتھ پھیلتا ہے اور تیری مدد پر ہی پر ہمارا اعتماد ہے۔ اسی بنا پر ہم اپنی درخواست لے کر تیری خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔

يَآيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ (البقرۃ:۲۱)

”لوگو اپنے ربّ کی عبادت کرو جس نے تمہیں خلق کیا۔“

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا (النساء:۳۶)

”اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور نہ شریک بناؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی۔“

اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا O

(مریم: ۹۳)

”آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب اللہ کے روبرو بندے ہو کر آئیں گے۔“

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ O (الفرقان:۱)

Marfat.com

''وہ (اللہ) بہت ہی بابرکت ہے، جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر قرآن نازل کیا۔''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ O (الکھف: ۱)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کتاب (قرآن مجید) نازل کی۔

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ O (المآئدۃ: ۷۶)

''ان سے کہو کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے لیے نقصان کا اختیار رکھتا ہے نہ نفع کا؟ حالانکہ سب کچھ سُننے والا تو اللہ ہی ہے۔''

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ (البقرۃ: ۸۳)

''اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ (ھود: ۲۶)

''یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ O (ھود: ۳۴)

''وہ (اللہ) تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔''

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا O (الاسرآء: ۲۲)

''اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا ورنہ تُو ملامت زدہ اور بے یار و مددگار ہو کر بیٹھا رہ جائے گا۔''

Marfat.com

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ (الانعام: ۱۰۲)

''یہ اللہ ہے تمہارا رب، کوئی الٰہ اس کے سوا نہیں ہے، ہر چیز کا خالق، لہٰذا اُسی کی عبادت کرو۔''

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝ (الرّعد: ۳۶)

''کہہ دو کہ مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کروں اور نہ شریک بناؤں اس کے ساتھ۔ میں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اُسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔''

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ (النحل: ۳۶)

''ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا اس تعلیم کے ساتھ کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کی عبادت سے بچو۔''

علم تفسیر کے مشہور امام ابن جُریر طَبری نے طاغوت کی تشریح یہ کی ہے: ''ہر وہ ہستی جو اللہ کے مقابلے میں سرکشی کرے اور اللہ کے سوا جس کی بندگی کی جائے خواہ بندگی کرنے والا اُس کے جبر سے مجبور ہو کر اس کی بندگی کرے یا اپنی رضا و رغبت سے ایسا کرے، وہ طاغوت ہے، قطعِ نظر اس سے کہ وہ انسان ہو یا شیطان یا بُت یا اور کوئی چیز۔

(سیرت سرورِ عالم۔ از سید ابوالاعلیٰ مودودی)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ

Marfat.com

دُونِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ (الرّعد۔۱۶)

''کہو: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہو: اللہ۔ کہو: تم
نے اس (اللہ) کو چھوڑ کر ایسوں کو اوْلیا بنا لیا ہے جو خود
اپنے لیے بھی کسی نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔''

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ O
أَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ O (النّحل: ۲۰،۲۱)

''اور جن لوگوں کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی
پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔'' ''(وہ)
مُردے ہیں بے جان، جن کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کب
اُٹھائے جائیں گے۔''

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ O (فاطر: ۱۳)

''اور جن لوگوں کو تم اس (اللہ) کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی
گٹھلی کے اوپر جھلّی کے برابر بھی تو کسی چیز کے مالک نہیں۔''
(قطمیر کے معنی اس ہلکی سی جھلّی کے ہیں جو گٹھلی پر ہوتی ہے)

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ
اتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ O
(العنکبوت: ۴۱)

''جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے اَوْلیآء (Protector)
بنا لیے ہیں ان کی مثال مکڑی (Spider) جیسی ہے جو
ایک گھر بناتی ہے اور کچھ شک نہیں کہ سب گھروں میں

Marfat.com

کمزور گھر مکڑی کا ہی ہوتا ہے۔ اگر یہ علم رکھتے۔''

یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی نہیں بن سکتا۔ مشرکین نے اللہ کے سوا جو سہارے ڈھونڈے تھے وہ سب جھوٹے ثابت ہوئے۔ اور یہ جس طرح دنیا میں جھوٹے ثابت ہوئے آخرت میں بھی جھوٹے ثابت ہوں گے۔ اللہ کا قانون لازماً ظہور میں آ کے رہے گا اور جو لوگ اپنے فرضی دیوتاؤں کی سفارش پر تکیہ کیے بیٹھے ہیں ان پر یہ حقیقت واضح ہوجائے گی کہ جس سہارے کو انہوں نے مضبوط سمجھا تھا اس کی حقیقت مکڑی کے جالے سے زیادہ نہیں تھی۔

اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ O (العنکبوت: ۴۲)

''بے شک اللہ جانتا ہے اس چیز کو جس کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔''

یعنی اللہ کو ان سب چیزوں کی حقیقت خوب معلوم ہے جنہیں یہ لوگ اولیاء بنائے بیٹھے ہیں اور مدد کے لیے پکارتے ہیں۔ ان کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے طاقت کا مالک صرف اللہ ہی ہے اور اسی کی تدبیر و حکمت اس کائنات کا نظام چلا رہی ہے۔

یہ اولیاء اس اللہ کے مقابلے میں اپنے پکارنے والوں کے کیا کام آسکتے ہیں جو العزیز بھی ہے اور الحکیم بھی۔ العزیز یعنی سب پر غالب اور سب کی رسائی سے بالاتر۔ الحکیم یعنی جس کا ہر کام عدل و حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔

وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ O (آل عمران: ۱۲۶)

Marfat.com

''اور مدد تو صرف اللہ غالب حکمت والے ہی کے پاس ہے۔''

إِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَإِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (آل عمران: ۱۶۰)

''اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں رسوا کرے تو اور کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے۔ بس جو سچے مومن ہیں ان کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔''

یہ بات صریح نص سے معلوم ہوچکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ اس کی عبادت کریں۔ رسول بھیجے اور کتابیں نازل کیں تاکہ وہ اس کی عبادت کی وضاحت کریں اور اس کی طرف دعوت دیں۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (الذّٰریٰت: ۵۶)

''اور میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ○ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ

(الزمر: ۲،۳)

''تم اللہ ہی کی عبادت کرو دین کو اُسی کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ خبردار، دین خالص اللہ کا حق ہے۔''

یہ بہت اہم آیات ہیں جن میں دعوت اسلام کے اصل مقصود کو بیان کیا گیا ہے۔ ان کے بنیادی نکات دو ہیں جنہیں ضرور سمجھنا چاہئے۔ ایک یہ کہ مطالبہ صرف اللہ کی عبادت کرنے کا ہے دوسرے یہ کہ ایسی عبادت کا مطالبہ

Marfat.com

ہے جو دین کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے کی جائے۔ دین اللہ کے لیے خالص تب ہی ہوگا جب اسے پوری مضبوطی کے ساتھ ظاہراً و باطناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کے مطابق پکڑا جائے۔

مُّحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ (سورۃ الفتح:۲۹)

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔''

''جس نے رسول کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' (ترجمہ: النساء ۸۰)

''درحقیقت ایمان لانے والوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا رسول اٹھایا جو اُنہیں اس کی آیات سناتا ہے، اور ان کا تزکیہ کرتا ہے، اور اُنہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے وہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ (ترجمہ: آل عمران: ۱۶۴)

''جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے روک دے اس سے رک جاؤ''۔ (ترجمہ: الحشر ۷)

''پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اُس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے''۔ (ترجمہ: التغابن۔ ۸)

''کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر منہ موڑیں تو اللہ ایسے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔'' (ترجمہ: آل عمران۔ ۳۲)

Marfat.com

جس شخص نے قرآن کی کسی آیت یا حدیث صحیح کو کسی بھی دوسرے شخص کے قول کی بنا پر ترک کر دیا تو اس نے اس چیز کو ترک کر دیا جس کی اطاعت کا حکم اللہ نے اُسے دیا ہے۔ بخلاف ازین اس نے اس شخص کے قول کو اختیار کیا جس کی اطاعت وتقلید کا حکم اللہ نے اُسے نہیں دیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

''مومنو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں سے صاحب امر ہوں پھر اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی طرف رجوع کرو، اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریقہ کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی سب سے اچھا ہے۔'' (ترجمہ النساء: ۵۹)

''اور خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے طاغوت کی عبادت کو چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع کیا۔''

(ترجمہ: الزمر ۱۷)

''جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا اَولیاء بنا رکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ سے قریب کر دیں۔''

(ترجمہ: الزمر ۳)

''اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو ان کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ

Marfat.com

دادا نے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کے لئے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔ اقتدار صرف اللہ کے لئے خاص ہے۔ اس نے حکم دیا ہے کہ خود اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ یہی سیدھا دین ہے۔" (ترجمہ: یوسف ۴۰)

"اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ چھپا ہوا ہے (غیب) سب اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے، اور سارا معاملہ اسی کی طرف رجوع ہوتا ہے اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں ہے۔" (ترجمہ: ہود ۱۲۳)

"اور مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو۔" (ترجمہ الجن: ۱۸)

"آپ اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف یہی وحی کی گئی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہوجائیں گے۔" (ترجمہ الزمر: ٦٥)

"اور جو کچھ بھی ان (مشرکین) کا کیا دھرا ہے اسے لے کر ہم غبار کی طرح اڑا دیں گے۔" (ترجمہ الفرقان: ۲۳)

"تمہارے رب نے فرمایا مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

(ترجمہ المومن: ٦٠)

Marfat.com

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلیل ہے کہ دعا عبادت ہے، نیز اس بات پر بھی کہ جو شخص اس سے تکبر کرے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ یہ تو اس شخص کا حال ہے جو اللہ سے دعا کرنے سے اعراض (تکبر) کرے۔ اب جو شخص دُعا ہی کسی دوسرے سے کرے اور اللہ سے اعراض کرے اس کا کیا حال ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ قریب ہے، دُعا قبول کرنے والا ہے، ہر چیز کا مالک ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

''جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو
آپ کہہ دیجئے کہ میں قریب ہوں جب کوئی پکارنے والا
مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا اُنہیں
چاہئے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں
تاکہ وہ راہ راست پالیں۔'' (ترجمہ البقرۃ: ۱۸۶)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قُرآن مجید کی محکم آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے ذریعے اپنے بندوں کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے رب کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور یہ بھی وضاحت فرما دی کہ دعا بہت بڑی عبادت ہے جو اس سے اعراض کرے گا آگ میں داخل ہوگا اور اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ صرف اللہ ہی کو پکاریں اور بتلایا کہ اللہ قریب ہے، ان کی دعاؤں، التجاؤں کو سن کر حاجتیں پوری کرتا ہے لہٰذا تمام انسانوں پر فرض ہے کہ صرف اسی کو پکاریں کیوں کہ دعا اور فریاد عبادت کی ان اقسام میں سے ہے جس کے لئے اُنہیں پیدا کیا گیا اور اس کا حکم دیا گیا۔

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ؕ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ

Marfat.com

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ O (یوسف: ۴۰)

اللہ کے سوا حکم کسی کا نہیں۔ اس نے حکم دیا ہے کہ نہ عبادت کرو مگر اس کی۔ یہی دین ہے سیدھا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O

(الانعام: ۱۶۲)

"کہو، میری صلوٰۃ، اور میری عبادت (Service of Sacrifice)، اور میرا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ O

(آل عمران: ۵۱)

"بے شک اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔"

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ O

(مریم: ۳۶)

O

Marfat.com

شہادت حق

تمام تعریف اللہ کے لیے ہیں جو کائنات کا خالق، مالک، رب اور حاکم ہے۔ جو کمال درجہ کی حکمت، قدرت اور رحمت کے ساتھ اس میں حکومت کر رہا ہے۔

اللہ نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کو علم و عقل کی قوتیں عطا فرمائیں۔ اُسے زمین میں خلیفہ بنایا اور اس کی رہنمائی کے لیے کتابیں نازل کیں اور ہر قوم کے لیے رہنما بھیجے۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ٥ (الرّعد: ۷) اور وہ جب بھی آئے حق کے ساتھ میزان لے کر آئے اور جن قوموں نے ان کی تکذیب کی اللہ نے ان کو مٹا دیا اور جن لوگوں نے ان کی تصدیق کی انہوں نے فلاح پائی۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۝ (الاعراف: ۱۷۲)

Marfat.com

''اور جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی
اولاد کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے
پوچھا تھا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا،
ضرور آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ ہم اس پر گواہی دیتے
ہیں۔ یہ ہم نے اس لیے کیا کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ
کہہ دو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔''

اس آیت کی تفسیر میں سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں کہ متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ تخلیقِ آدم کے موقع پر پیش آیا تھا۔ اس وقت جس طرح فرشتوں کو جمع کر کے انسانِ اوّل کو سجدہ کرایا گیا تھا اور زمین میں انسان کی خلافت کا اعلان کیا گیا تھا، اسی طرح پوری نسل آدم کو بھی، جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھی، اللہ تعالیٰ نے بیک وقت وجود اور شعور بخش کر اسے اپنے سامنے حاضر کیا تھا اور ان سے اپنی ربوبیت کی شہادت لی تھی۔ (تفہیم القرآن از سید ابوالاعلیٰ مودودی)

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ O (البقرۃ: ۳۸)

''پھر (اے آدم اور تیری اولاد سب سُن لو کہ) جو ہدایت
تمہارے پاس میری طرف سے آئے گی جو کوئی میری ہدایت
کی پیروی کرے گا ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔''

اب آدم علیہ السلام کی اولاد کو دنیا میں صبر آزما سفر اور جو امتحان درپیش ہے، اس میں کامیابی کا ایک ہی راستہ ہے کہ اگر وہ اللہ کی ہدایت پر

Marfat.com

ایمان لائیں گے اور عمل پیرا ہوں گے تو دنیا میں فلاح پائیں گے اور موت کے بعد جنت میں داخل ہوں گے جہاں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

اور اگر وہ منکر (Rejector) ہوگئے تو ان کے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔

اور پھر اس دنیا میں انسان کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ شروع کردیا۔ انبیاء علیہم السلام آتے رہے اور وحی الٰہی کے نور سے دنیا کو روشن کرنے کی جدوجہد کرتے رہے۔ اور پھر انسان نے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات میں ملاوٹ کردی اور اپنی خواہشات، اپنے علماء اور شیطان کو رب بنا لیا اور شرک (ظلمِ عظیم) سے دنیا کو بھر دیا، جہالت کا اندھیرا چھا گیا، توحید کا نورانی چہرہ کہیں نظر نہ آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو انسان کا یہ انجام معلوم تھا اس لیے اس نے پہلے ہی یہ مقدر کردیا تھا کہ انبیاء کے دور کے آخری مرحلہ میں وہ اپنا ایک خاص نمائندہ بھیجے گا۔ جو آخری نبی اور آخری رسول ہوگا اور وہ نبی آخرالزماں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں گے۔ اور ان کو دعوت دین کے ساتھ اظہار دین کی نسبت بھی حاصل ہوگی۔ اور ان کو یہ نصرت خاص دی جائے گی کہ وہ ہر حال میں تمام ادیان پر غالب و سربلند ہو۔

هُوَ الَّذِيٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡمُشۡرِكُونَ O (التوبۃ: ۳۳)

”وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو پوری جنس دین پر غالب کردے خواہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت کے لیے

Marfat.com

منتخب کیا اور حکم دیا کہ دعوت کی ابتدا کریں۔

راہِ حق میں پہلا قدم:

لوگو گواہی دو کہ:

اللہ کے سِوا کوئی الہ نہیں ہے۔

اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں ہے۔

اللہ کے سوا کسی کی بالادستی قبول نہیں ہے۔

اللہ کے سوا کسی کا بنایا ہُوا قانون تسلیم نہیں ہے۔

اللہ کے سوا کوئی غوث (فریاد سننے والا) نہیں ہے۔

اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں ہے۔

اللہ کے سِوا کوئی گنج بخش (خزانے بخشنے والا) نہیں ہے۔

اللہ کے سوا کوئی داتا نہیں ہے۔

اللہ کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے۔

اللہ کے در کے سب فقیر ہیں۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ O اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ O (الشُّوریٰ: ۴۹، ۵۰)

''اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی،

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے

اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔'' یا اُنہیں جمع کر دیتا ہے

Marfat.com

بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہتا ہے بانجھ رکھتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ (الشوریٰ: ۴۹، ۵۰)

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ O (الْمُنٰفِقُوْن: ۷)

''اور زمین و آسمانوں کے خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق نہیں سمجھتے ہیں۔''

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ O (الانعام: ۱۷)

''اور اگر اللہ تمہیں کسی مشکل میں ڈال دے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہیں کسی خیر سے نوازنا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ O (النمل: ۶۲)

''کون ہے جو بے قرار کی دُعا سنتا ہے جب کہ وہ اُسے پکارے اور کون اس کی تکلیف کو رفع کرتا ہے اور (کون ہے) جو تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اِلٰہ ہے؟ تم کم ہی غور کرتے ہو۔''

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ O (فاطر: ۱۵)

Marfat.com

"اے لوگو! تم سب اللہ کے فقیر ہو اور اللہ تو غنی اور حمید ہے۔"

إِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ط

(المائدة: ٧٢)

"جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

اللہ کے سامنے ہر دوسری خدائی توڑ دی جائے گی۔ یہ ہے انسان کی سچی آزادی کا اعلان۔ اس لیے راہِ حق میں پہلا قدم اس دعوت سے اُٹھایا گیا ہے، کہ لوگو! گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی اِلہ نہیں ہے۔

اللہ کی توحید پر ایمان لانے کے بعد لوگوں پر یہ فرض ہے کہ وہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت پر ایمان لائیں۔ سب کی تقلید چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کریں، غیر رسول کی تقلید چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع لازم ہے، فرض ہے، یہ بات اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے آغاز ہی میں صاف صاف فرما دی تھی۔

"ہم نے کہا، تم سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ پھر جو میری طرف سے ہدایت تمہارے پاس پہنچے، تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔"

(ترجمہ: البقرہ آیت ۳۸)

"اے اولادِ آدم جب تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنائیں تو جو کوئی تقویٰ اختیار کرے اور اپنی اصلاح کرلے اس کے لیے نہ کوئی خوف

Marfat.com

ہوگا اور نہ کوئی غم۔" (ترجمہ: الاعراف آیت ۳۵)

"(اے محمد ﷺ) کہو کہ اے انسانو تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول (ﷺ) ہوں جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے۔" (ترجمہ: الاعراف آیت ۱۵۸)

راہ حق میں دوسرا نکتہ اس دعوت سے اُٹھایا گیا ہے کہ:

لوگو گواہی دو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں"

(ترجمہ: الفتح۔آیت ۲۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف رسول ہی نہیں بلکہ کلام الٰہی کی تشریح و توضیح بھی ان کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

پچھلے رسولوں کو بھی ہم نے روشن نشانیاں اور کتابیں دے کر بھیجا تھا۔ اور اب یہ ذکر تم پر نازل کیا ہے، تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ جو ان کے لئے اتاری گئی ہے اور تاکہ لوگ غور وفکر کریں۔

(سورت النحل ۴۴)

سب رسول اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے عہد (age) کے لئے تھے، مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عہد (Period Forever) کے لئے اور تمام انسانوں کے لئے اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے۔

"اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لیے خوش خبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔" (ترجمہ: سبا آیت ۲۸)

Marfat.com

''جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی پس
تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' ترجمہ (النساء: آیت ۸۰)

''جو کچھ رسول (ﷺ) دے وہ لے لو اور جس چیز سے
روک دے اس سے رک جاؤ۔'' (ترجمہ: الحشر آیت ۷)

یہ ہے اللہ کا دوٹوک حکم، اب اولادِ آدم کے لیے اس نے اپنا قانون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے بھیجا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس قانون کے پابند ہیں۔ خود بھی اس میں تبدیلی کرنے کا اختیار نہیں رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کی اتباع کرنے پر مامور ہیں۔ قرآن وہ قانون ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت وہ قانون ہے، جو اللہ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاری کرتے۔ اور اس قانون پر ایمان لانے والے سب سے پہلے مسلم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہیں۔

''وہ اپنی مرضی سے نہیں بولتا ہے یہ تو حکم الٰہی ہے جو ان کی
طرف بھیجا جاتا ہے۔'' (ترجمہ: النجم، آیات ۳، ۴)

سُنتِ رسول ﷺ ایسے موقع پر بالکل واضح ہوجاتی تھی اور سمجھ میں آجاتی تھی، جب صحابہ رضی اللہ عنہم کسی معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ اللہ کے حکم سے فرما رہے ہیں، یا یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اپنی رائے ہے؟ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں یہ فرماتے کہ یہ اللہ کا حکم نہیں ہے بلکہ میری رائے ہے تو ایسے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی تجویز پیش کرتے

Marfat.com

تھے اور اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رائے چھوڑ کر ان کی تجویز قبول فرما لیتے تھے۔ اسی طرح یہ بات ایسے موقع پر بھی سمجھ میں آجاتی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی معاملے پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب فرماتے تھے۔ یہ مشاورت خود اس بات کی دلیل ہوتی تھی کہ اس معاملے میں اللہ کی طرف سے کوئی حکم نہیں آیا۔ کیوں کہ اللہ کا حکم ہوتا تو اس میں مشاورت کا کوئی سوال ہی نہ ہوتا۔ ایسے مواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بار بار پیش آئے ہیں، جن کی تفصیلات احادیث کی کتابوں میں ملتی ہیں، بلکہ صحابہ کا تو بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ مشاورت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (سیرت کا پیغام: از سید ابوالاعلیٰ مودودی)

چنانچہ ایک سورت ''الشوریٰ'' کے نام سے قرآن مجید میں موجود ہے۔

وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (الشوریٰ: ۳۸)

''ان کی حکومت باہمی صلاح مشورہ سے ہے۔''

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (آل عمران: ۱۵۹)

''اور ان کے ساتھ الامر میں مشورہ کرو۔''

یہ ایک قطعی نص ہے اور تاکیدی ہے۔ اسلام یہ اصول نظام حکومت میں لازم قرار دیتا ہے۔ اس کے سوا اسلام کا نظام مملکت قائم ہی نہیں ہوسکتا۔

قُرآن جس طرح اللہ کی طرف سے ہے، اُسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہونے کی حیثیت سے جو حکم دیتے، وہ بھی اللہ ہی کی طرف سے ہوتا۔ اس کا نام سنت رسول ہے اور اس کی پیروی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) خود بھی اسی طرح کرتے جس طرح سب اہل ایمان کے لیے لازم ہے۔ اور ان

Marfat.com

سب باتوں کو عمل صالح کہا گیا ہے۔ اور اس کا علم حاصل کر کے اس پر عامل ہو جانا عین اسلام اور عین دین ہے، بلکہ تمام اسلام اور پورے کے پورے دین میں داخل ہونا ہے۔

جب آپ پورے کے پورے دین میں داخل ہو گئے تو آپ پر ایک بڑی اور بہت بھاری ذمہ داری آ گئی کہ آپ تمام دنیا کے سامنے اُس حق کے گواہ بن کر کھڑے ہوں جس پر آپ ایمان لائے ہیں۔ ''مسلمان'' کے نام سے آپ کو ایک امت ''امتِ مسلمہ'' صرف اس لیے بنایا گیا ہے کہ آپ تمام انسانوں پر شہادت حق کی حجت پوری کر دیں۔

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط (البقرۃ: ۱۴۳)

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں اُمّت وسط بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو۔''

یہ امت مُسلمہ کا عین مقصد وجود ہے جسے ہر حال میں ہر مسلمان کو پورا کرنا ہے۔ یہ ہر مسلمان پر اللہ کا عائد کیا ہوا فرض ہے۔ کیوں کہ اللہ کا حکم ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ O

(النساء: ۱۳۵)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو انصاف کے علمبردار بنو اور اللہ کے لیے سچی گواہی دو۔''

یہ حکم ہے اور تاکیدی حکم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط (البقرۃ: ۱۴۰)

Marfat.com

''اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا، جس کے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اُسے چھپائے۔''

نبی آخرالزماں کے ذریعہ سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے حق کا علم اور ہدایت کا راستہ پایا ہے وہ ایک اُمت ''اُمّتِ مسلمہ'' بنائے گئے اور وہی منصب شہادت کی ذمہ داری، جس کا بار انبیاء علیہم السلام پر ڈالا گیا تھا اب اس اُمّت کے حصہ میں آئی ہے۔ اب اگر یہ اُمّت شہادت کا حق ادا کردے اور لوگ درست نہ ہوں تو یہ اجر پائے گی اور لوگ پکڑے جائیں گے، اور اگر یہ حق کی شہادت دینے میں کوتاہی کرے، یا حق کے بجائے اُلٹی باطل کی شہادت دینے لگے تو لوگوں سے پہلے یہ پکڑی جائے گی۔

یہ شہادت حق کی ذمہ داری ان سب لوگوں پر ہے جو اپنے آپ کو اُمت مسلمہ کا حصہ سمجھتے ہیں اور جن کے پاس اللہ کی کتاب اور ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پہنچ چکی ہے۔ ان تمام لوگوں کو اپنے قول سے بھی یہ شہادت دینی ہے اور اپنے عمل سے بھی ہر وقت شہادت کے لیے کھڑے رہنا ہے۔ اور وہ خود دیکھ لیں گے کہ دین کی رہنمائی میں کیسے اچھے انسان بنتے ہیں۔ کیسا صالح معاشرہ وجود میں آتا ہے اور ہر انسان بھلائیوں سے مالا مال ہوجاتا ہے۔

عملی شہادت دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ انسانی زندگی پوری کی پوری اللہ کے تصرّف میں دے دی جائے۔ انسان اپنی زندگی کے کسی معاملے میں اپنے آپ کوئی فیصلہ نہ کرے۔ بلکہ اللہ کے حکم کی جانب رجوع کرے اور اسی کی پیروی کرے۔ اللہ کا حکم اُسے صرف اللہ کے کلام اور اللہ کے رسول ﷺ

Marfat.com

سے ہی معلوم ہوگا۔

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ O (الشوریٰ: ۴۷)

''مان لو اپنے رب کی بات قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آئے جو ٹالا نہ جاسکے گا۔ اس دن تمہارے لیے نہ کوئی پناہ ہوگی اور نہ تم کسی چیز کو رد کرسکو گے۔''

اللہ تعالیٰ نے سب سے عہد لیا تھا۔ شہادت حق کا عہد بنی اسرائیل سے بھی لیا گیا تھا۔ لیکن وہ دین میں غلو کرنے لگ گئے ان کے اکثر لوگوں نے اپنے علماء کو رب بنا لیا، انہوں نے شیطان کو رب بنا لیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگ گئے اور ان کے اکثر لوگ گمراہ ہوگئے اور وہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ O (المائدہ: ۷۸)

''بنی اسرائیل میں جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کی زبان سے لعنت کی گئی کیوں کہ وہ نافرمان ہوگئے تھے اور حد سے نکل گئے تھے۔''

کَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْہُ ؕ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ O

(المائدہ: ۷۹)

''وہ برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ برا کرتے تھے۔''

Marfat.com

بنی اسرائیل کی پوری تاریخ اللہ اور اس کے انبیاء کی نافرمانی سے بھری ہوئی ہے، اُن کی اعتقادی، اخلاقی اور عملی حالت بگڑ گئی تھی۔ اور اپنے اس بگاڑ سے ان کو ایسی محبت تھی کہ وہ کسی اصلاح کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوتے تھے۔ نافرمانی اور زیادتیوں سے بھری ہوئی ہے۔ ان تصورات، عقائد اور طرزِ عمل میں ہر جگہ اللہ کی نافرمانی اور زیادتیوں سے پُر نظر آتی ہیں اور قرآن مجید نے اس کی پوری تفصیلات دی ہیں۔

نافرمانی کرنا اور حُدود اللہ کی خلاف ورزی بنی اسرائیل میں کوئی انفرادی فعل نہیں رہا تھا بلکہ ان کے معاشرے کی اجتماعی روایت ہی اس رنگ میں رنگی ہوئی تھی اور ان کا پورا معاشرہ ان برائیوں کے ارتکاب کو دیکھتا اور خاموش رہتا اور ان کے خلاف کوئی آواز نہ اُٹھاتا

اسلام شہادت حق کی ادائیگی پر بہت زور دیتا ہے۔ اگر معاشرے کا اجتماعی وجود شرک اور شر کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا تو اسلام پورے معاشرے کو مجرم گردانتا ہے۔ جس طرح ایک ایک فرد ذمہ دار ہے اسی طرح برائی کے خلاف اٹھنے کی ذمہ داری بھی پورے معاشرے پر عائد ہوتی ہے۔

امام احمد نے عبداللہ ابن مسعود کی یہ روایت نقل کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بنی اسرائیل نے برائیوں کا ارتکاب شروع کیا تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا۔ وہ نہ مانے، ان علماء نے بھی معصیت پیشہ لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا اور ان کے ساتھ کھانا پینا شروع کر دیا۔ اللہ نے سب کو باہم ملا دیا۔ داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ ان پر لعنت کی اس لئے کہ یہ لوگ سرکشی کرتے تھے اور ظلم کرتے تھے۔ یہ بات کرتے

Marfat.com

وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تکیہ سے ٹیک لگا کر لیٹے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا ''اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان کو حق پر سختی سے مجبور کرو گے۔

ابوداؤد نے عبداللہ ابن مسعود کی روایت نقل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بنی اسرائیل میں جو پہلا نقص داخل ہوا وہ یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے ملتا تو کہتا: اے فلاں اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تم کر رہے ہو، اسے چھوڑ دو اس لئے کہ یہ جائز نہیں ہے۔ پھر دوسرے دن اسے ملتا تو اس کی یہ بری بات اسے اس بات سے نہ روکتی کہ وہ اس کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ بنے اور اس کا ساتھی ہو، جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ نے سب کو باہم ملا دیا'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ملعون کردیا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا۔ داؤد (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) ابن مریم کی زبان سے۔''

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہیں امر بالمعروف کرنا ہوگا اور نہی عن المنکر کرنا ہوگا اور تمہیں ظالم کا ہاتھ پکڑنا ہوگا اور تمہیں ان کو حق پر کھڑا کرنا ہوگا اور اُنہیں سچائی پر مجبور کرنا ہوگا۔''

امام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ ابوسعید خدری کی حدیث نقل کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے بھی منکر کو دیکھا، اُسے چاہئے کہ وہ ہاتھ سے اُسے روکے، اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر طاقت نہ ہو تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔''

امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ عدی ابن عمیرہ سے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ''اللہ خاص گناہگاروں کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا۔ ہاں جب وہ اپنے درمیان برائی کو دیکھیں اور وہ اس کو رد کر سکتے ہوں مگر نہ روکیں تو پھر اللہ ان خاص مجرموں کی وجہ سے عام لوگوں کو بھی مبتلائے عذاب کرتے ہیں۔''

امام ترمذی نے ابوسعید سے نقل کیا ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے (Face to Face) کلمہ حق ہے۔''

(فی ظلال القرآن از سید قطب شہید)

بنی اسرائیل نے آج تو پاک دامنی اور برگزیدگی کی حکایت اتنی بڑھا رکھی ہے لیکن ان کا حال یہ رہا ہے کہ داؤد سے لے کر عیسیٰ ابنِ مریم تک ہر نبی نے ان کی حالت پر نوحہ کیا ہے۔ زبور کے مضامین میں جگہ جگہ ایسی چیزیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کی بدعہدیوں سے داؤد علیہ السلام کا دل نہایت زخمی تھا اور اپنی دعاؤں اور مناجاتوں میں انھوں نے بار بار ان پر لعنت کی ہے۔

اسی طرح سیّدنا مسیح علیہ السلام نے بھی ان پر بارہا لعنت کی ہے جس کی مثالیں انجیلوں میں موجود ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جبرائیل (علیہ السلام) کی طرف وحی کی فلاں بستی کو اس کے باشندوں پر اُلٹا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ اے ربّ اس میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے آنکھ جھپکنے کی دیر تک بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ فرمایا کہ اس

Marfat.com

پر اور دوسرے سب پر اُلٹا دو کیونکہ میری خاطر اس کا چہرہ ایک ساعت کے لئے بھی متغیر نہیں ہوا۔ (بیہقی)

طریقہ شہادت

شہادت حق کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے جو اپنے آپ کو امتِ مسلمہ کہتے ہیں اور جن کے پاس اللہ کی کتاب اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پہنچ چکی ہے۔

شہادتیں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک قولی شہادت۔ دوسری عملی شہادت۔

قولی شہادت

قولی شہادت کی صورت یہ ہے کہ ہم زبان اور قلم سے دنیا پر اس حق کو واضح کریں جو انبیاء کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ اپنے دل و دماغ کی ساری قوتیں اور اپنے سارے وسائل و ذرائع اس پر لگا دیں، ہمارے تمام کاموں میں یہ مقصد لازماً ملحوظ رہے، اور اپنے درمیان سے کوئی ایسی آواز اُٹھنی ہی نہ چاہئے جو حق کے خلاف شہادت دینے والی ہو۔

وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا O

(بنی اسرائیل: ۴۶)

"اور (اے نبی) جب تم قرآن میں اپنے ایک ہی رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ نفرت سے منہ موڑ کر پلٹ جاتے ہیں۔"

یعنی انہیں یہ بات سخت ناگوار ہوتی ہے کہ تم بس اللہ ہی کو رب قرار

Marfat.com

دیتے ہو، اُن کے بنائے ہوئے دوسرے ارباب کا کوئی ذکر نہیں۔ اُن کو یہ بات ایک آن پسند نہیں آتی کہ آدمی بس اللہ ہی اللہ کی رٹ لگائے چلا جائے۔ نہ بزرگوں کے تصرُّفات کا کوئی ذکر۔ نہ آستانوں کی فیض رسانی کا کوئی اعتراف۔ نہ اُن شخصیتوں کی خدمت میں کوئی خراجِ تحسین، جن پر اُن کے خیال میں اللہ نے اپنی خدائی کے اختیارات بانٹ رکھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ عجیب شخص ہے جس کے نزدیک علمِ غیب ہے تو اللہ کو، قدرت ہے تو اللہ کی، تصرُّفات و اختیارات ہیں تو بس ایک اللہ ہی کے۔ آخر یہ ہمارے آستانوں والے بھی کوئی چیز ہیں یا نہیں، جن کے ہاں سے ہمیں اولاد ملتی ہے، بیماروں کو شفا نصیب ہوتی ہے، کاروبار چمکتے ہیں اور منہ مانگی مُرادیں بر آتی ہیں؟

دوسری جگہ قرآن میں اُن کی توحید سے بیزاری اور شرک میں اُن کے استغراق کا حال اِس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ O

(الزمر: ۴۵)

”اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں اور جب اُس کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو یکا یک وہ خوشی سے کھل اُٹھتے ہیں۔“

یہ بات قریب قریب ساری دُنیا کے مشرکانہ ذوق رکھنے والوں میں مشترک ہے۔ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں، لیکن حالت یہ ہے کہ اکیلے اللہ کا ذکر کیجیے تو ان کے چہرے بگڑنے لگتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ

Marfat.com

شخص ضرور بزرگوں اور اولیاء کو نہیں مانتا، جبھی تو بس اللہ ہی اللہ کی باتیں کیے جاتا ہے۔ اور اگر دوسروں کا ذکر کیا جائے تو ان کے دلوں کی کلی کھل جاتی ہے اور بشاشت سے ان کے چہرے دمکنے لگتے ہیں۔ اِس طرزِ عمل سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ ان کو اصل میں دلچسپی اور محبت کس سے ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِيْنَ O (البقرۃ: ۸)

"بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائیں ہیں لیکن وہ مومن نہیں ہیں۔"

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ O (البقرۃ: ۱۶)

"یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی ہے۔ اور ان کی یہ تجارت ان کے لیے نفع بخش نہیں ہے اور نہ وہ ھدایت یافتہ ہیں۔"

عملی شہادت

رہی عملی شہادت تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زندگی میں اُن اصولوں کا عملاً مظاہرہ کریں جن کو ہم حق کہتے ہیں۔ دنیا صرف ہماری زبان ہی سے ان کی صداقت کا ذکر نہ سُنے بلکہ اپنی آنکھوں سے خود ہماری زندگی میں اُن خوبیوں اور برکتوں کا مشاہدہ کرلے۔ وہ ہمارے برتاؤ میں اس شیرینی کا ذائقہ چکھ لے جو ایمان کی حلاوت سے انسان کے اخلاق و معاملات میں پیدا

Marfat.com

ہوتی ہے۔ وہ خود دیکھ لے کہ اس دین کی رہنمائی میں کیسے اچھے انسان بنتے ہیں۔ کیسی عادل سوسائٹی تیار ہوتی ہے۔ کیسی صالح معاشرت وجود میں آتی ہے۔ کس قدر ستھرا اور پاکیزہ تمدن پیدا ہوتا ہے کیسے صحیح خط پر علوم و آداب اور فنون کا نشوونما ہوتا ہے۔ کیسا منصفانہ، ہمدردانہ اور بے نزاع معاشی تعاون رونما ہوتا ہے۔ انفرادی و اجتماعی زندگی کا ہر پہلو کس طرح سدھر جاتا ہے، سنور جاتا ہے اور بھلائیوں سے مالا مال ہوجاتا ہے۔ اس شہادت کا حق صرف اس طرح ادا ہوسکتا ہے کہ ہم فرداً فرداً بھی اور قومی حیثیت سے بھی اپنے دین کی حقانیت پر مجسم شہادت بن جائیں۔ ہمارے افراد کا کردار اس کی صداقت کا ثبوت دے۔ ہمارے گھر اس کی خوشبو سے مہکیں۔ ہماری دکانیں اور ہمارے کارخانے اس کی روشنی سے جگمگائیں۔ ہمارے ادارے اور ہمارے تعلیمی ادارے اس کے نور سے منور ہوں۔ ہمارا لٹریچر اور ہماری صحافت اس کی خوبیوں کی سند پیش کرے۔ ہماری قومی پالیسی اور اجتماعی سعی و جہد اس کے برحق ہونے کی روشن دلیل ہو۔ غرض ہم سے جہاں اور جس حیثیت میں بھی کسی شخص یا قوم کو سابقہ پیش آئے وہ ہمارے شخصی اور قومی کردار میں اس بات کا ثبوت پالے کہ جن اصولوں کو ہم حق کہتے ہیں وہ واقعی حق ہیں اور ان سے فی الواقع انسانی زندگی صالح اور پرسکون ہوجاتی ہے۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ (ابراہیم: ۵۲)

"یہ (قرآن) ایک پیغام ہے انسانوں کے لیے تاکہ ان کو اس سے خبردار کردیا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی

Marfat.com

(اللہ) اکیلا معبود ہے۔ تاکہ عقل والے نصیحت پکڑیں۔''

ہماری قولی شہادت کا جائزہ

پہلے قولی شہادت کا جائزہ لیجیے ہمارے اندر ایک بہت ہی قلیل گروہ ایسا ہے جو انفرادی طور پر زبان وقلم سے اسلام کی شہادت دیتا ہے، اور اس میں بھی ایسے لوگ شاید انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں جو اس شہادت کو اُس طرح ادا کر رہے ہیں جیسا اس کے ادا کرنے کا حق ہے۔ لیکن مسلمانوں کی عام شہادت اسلام کے حق میں نہیں بلکہ اس کے خلاف جارہی ہے۔ ہمارے زمیندار شہادت دے رہے ہیں کہ جاہلیت کے رواج صحیح ہیں۔ ہمارے حکمران شہادت دے رہے ہیں کہ صحیح صرف وہ قوانین ہیں جو انسانوں نے وضع کیے ہیں اور انگریزوں کی معرفت ہم تک پہنچے ہیں۔ ہمارے معلم اور پروفیسر اور تعلیمی ادارے شہادت دے رہے ہیں کہ فلسفہ وحکمت، تاریخ و اجتماعیات، معاشیات و سیاسیات، اور قانون و اخلاق کے متعلق وہی نظریات برحق ہیں جو مغرب کی ملحدانہ تعلیم سے ماخوذ ہیں۔ ہمارے ادیب شہادت دے رہے ہیں کہ ان کے پاس بھی ادب کا وہی پیغام ہے جو امریکہ، انگلستان، فرانس اور روس کے دہری ادیبوں کے پاس ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کے ادب کی سرے سے کوئی مستقل روح ہی نہیں ہے۔ ہمارا پریس شہادت دے رہا ہے کہ اس کے پاس بھی وہی مباحث اور مسائل اور پروپیگنڈا کے وہی انداز ہیں جو غیر مسلموں کے پاس ہیں۔ ہمارے تاجر اور صنعت کار شہادت دے رہے ہیں کہ کاروبار صرف انہی طریقوں پر ہوسکتا ہے جن پر کفار عامل ہیں۔ ہمارے لیڈر شہادت دے رہے ہیں کہ ان کے پاس بھی قومیت اور وطنیت کے

Marfat.com

وہی نعرے ہیں، وہی قومی مقاصد ہیں، قومی مسائل کو حل کرنے کے وہی ڈھنگ ہیں، سیاست اور دستور کے وہی اصول ہیں جو کفار کے پاس ہیں۔ ہمارے عوام شہادت دے رہے ہیں کہ ان کے پاس زبان کا کوئی مصرف دنیا اور اس کے معاملات کے سوا نہیں ہے اور وہ کوئی ایسا دین رکھتے ہی نہیں جس کا وہ چرچا کریں یا جس کی باتوں میں وہ اپنا کچھ وقت صرف کریں۔ یہ ہے وہ قولی شہادت جو مجموعی طور پر ہماری پوری امت اس ملک ہی میں نہیں، ساری دنیا میں دے رہی ہے۔

ہماری عملی شہادت کا جائزہ

اب عملی شہادت کی طرف آیئے۔ اس کا حال قولی شہادت سے بدتر ہے۔ بلاشبہ کہیں کہیں کچھ صالح افراد ہمارے اندر ایسے پائے جاتے ہیں جو اپنی زندگی میں اسلام کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مگر اکثر کا حال کیا ہے؟ انفرادی طور پر عام مسلمان اپنے عمل میں اسلام کی جو نمائندگی کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے زیرِ اثر پرورش پانے والے افراد کسی حیثیت سے بھی کفر کے تیار کیے ہوئے افراد سے بلند یا مختلف نہیں ہیں۔ بلکہ بہت سی حیثیتوں سے ان کی بہ نسبت فروتر ہیں۔ وہ جھوٹ بول سکتے ہیں۔ وہ خیانت کر سکتے ہیں۔ وہ ظلم کر سکتے ہیں۔ وہ دھوکا دے سکتے ہیں۔ وہ قول و قرار سے پھر سکتے ہیں۔ وہ چوری اور ڈاکہ زنی کر سکتے ہیں۔ وہ دنگا فساد کر سکتے ہیں۔ ان سب بداخلاقیوں میں ان کا واسطہ کسی کافر قوم سے کم نہیں ہے۔

پھر ہماری معاشرت، ہمارا رہن سہن، ہمارے رسم و رواج، ہماری تقریبات، جلسے اور جلوس، غرض ہماری اجتماعی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے

Marfat.com

جس میں ہم اسلام کی کسی حد تک بھی صحیح نمائندگی کرتے ہوں۔ یہ چیز گویا اس بات کی زندہ شہادت ہے کہ اسلام کے پیروکار خود ہی اپنے لیے اسلام کے بجائے جاہلیت کو زیادہ قابل ترجیح سمجھتے ہیں۔

ہم تعلیمی ادارے بناتے ہیں تو علم اور نظام تعلیم اور روحِ تعلیم سب کچھ کفار سے لیتے ہیں۔ ہم انجمنیں قائم کرتے ہیں تو مقصد، نظام اور طریقِ کار سب کچھ وہی رکھتے ہیں جو کفار کی کسی انجمن کا ہوسکتا ہے۔ ہماری پوری قوم بحیثیت مجموعی کوئی جدوجہد کرنے اٹھتی ہے تو اس کا مطالبہ، اس کی جدوجہد کا طریقہ، اس کی جمعیت کا دستور و نظام، اس کی تجویزیں، تقریریں اور بیانات، سب کچھ ہوبہو کافر قوموں کی جدوجہد کا چربہ ہوتا ہے۔ حد یہ ہے کہ جہاں ہماری آزاد یا نیم آزاد حکومتیں موجود ہیں وہاں بھی ہم نے اساسِ حکومت، نظامِ حکومت اور مجموعۂ قوانین کفار سے لے لیا ہے۔ اسلام کا قانون بعض حکومتوں میں صرف پرسنل لا کی حد تک رہ گیا ہے اور بعض نے اس کو بھی ترمیم کیے بغیر نہیں چھوڑا۔ ایک انگریز مصنّف (Lawrence Brown) نے اپنی کتاب (The Prospects of Islam) میں طعنہ دیا ہے کہ:

''ہم نے جب ہندوستان میں اسلام کے دیوانی اور فوجداری قوانین کو دقیانوسی اور ناقابلِ عمل سمجھ کر منسوخ کیا تھا اور مسلمانوں کے لیے صرف اُن کے پرسنل لاء کو رہنے دیا تھا تو مسلمانوں کو یہ سخت ناگوار گزرا تھا، کیونکہ اس طرح ان کی پوزیشن وہی ہوجاتی تھی جو کبھی اسلام کی حکومت میں ذمیوں کی تھی۔ لیکن اب صرف یہی نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اسے پسند کرلیا ہے، بلکہ خود مسلمان حکومتوں نے بھی اس معاملہ میں ہماری تقلید کی ہے۔''

یہ ہے وہ عملی شہادت جو تمام دنیا کے مسلمان تقریباً متفق ہو کر اسلام

Marfat.com

کے خلاف دے رہے ہیں۔ ہم زبان سے خواہ کچھ کہیں مگر ہمارا اجتماعی عمل گواہی دے رہا ہے کہ اس دین کا کوئی طریقہ ہمیں پسند نہیں ہے۔

کتمانِ حق کی سزا

یہ کتمانِ حق اور یہ شہادت زُور جس کا ارتکاب ہم کر رہے ہیں، اس کا انجام بھی ہمیں وہی کچھ دیکھنا پڑا ہے جو ایسے سخت جرم کے لیے قانونِ الٰہی میں مقرر ہے۔ جب کوئی قوم اللہ کی نعمت کو ٹھکراتی ہے اور اپنے خالق سے غدّاری کرتی ہے تو اللہ دنیا میں بھی اس کو عذاب دیتا ہے اور آخرت میں بھی۔ یہودیوں کے معاملہ میں اللہ کی یہ سنت پوری ہو چکی ہے اور اب ہم مجرموں کے کٹہرے میں کھڑے ہیں۔ اللہ کو یہود سے کوئی ذاتی پُرخاش نہ تھی کہ وہ صرف انہی کو اس جرم کی سزا دیتا، اور ہمارے ساتھ اُس کی کوئی رشتہ داری نہیں کہ ہم اسی جرم کا ارتکاب کریں اور سزا سے بچ جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم حق کی شہادت دینے میں جتنی کوتاہی کرتے گئے ہیں اور باطل کی شہادت ادا کرنے میں ہمارا قدم جس رفتار سے آگے بڑھا ہے، ٹھیک اسی رفتار سے ہم پستی میں گرتے چلے گئے ہیں۔ مسلمان کا نام فخر و عزّت کا نام نہ رہا بلکہ ذلّت و مسکنت اور پسماندگی کا نشان بن گیا۔ دنیا میں ہماری کوئی آبرو باقی نہ رہی۔ کہیں ہمارا قتلِ عام ہوا، کہیں ہم گھر سے بے گھر کیے گئے، کہیں ہم کو سوء العذاب کا مزہ چکھایا گیا اور کہیں ہم کو چاکری اور خدمت گاری کے لیے زندہ رکھا گیا۔ جہاں مسلمانوں کی اپنی حکومتیں قائم ہیں وہاں بھی انہوں نے شکستوں پر شکستیں کھائیں اور آج ان کا حال یہ ہے کہ بیرونی طاقتوں کے خوف سے لرز رہے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ اسلام کی قولی و عملی شہادت دینے والے ہوتے تو کفر کے

Marfat.com

علمبردار اُن کے خوف سے کانپ رہے ہوتے۔

آخرت کی پکڑ

یہ تو اس جرم کی وہ سزا ہے جو ہمیں دُنیا میں مل رہی ہے۔ آخرت میں اس سے سخت تر سزا کا اندیشہ ہے۔ جب تک ہم حق کے گواہ ہونے کی حیثیت سے اپنا فرض انجام نہیں دیتے اُس وقت تک دُنیا میں جو گمراہی پھیلے گی، جو ظلم و فساد اور طغیان بھی برپا ہوگا، جو بداخلاقیاں اور بدکرداریاں بھی رواج پائیں گی، ان کی ذمہ داری سے ہم بری نہیں ہوسکتے۔ ہم اگر ان برائیوں کے پیدا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں تو ان کی پیدائش کے اسباب باقی رکھنے اور انہیں پھیلنے کی اجازت دینے کے ذمہ دار ضرور ہیں۔

Marfat.com

اقامتِ دین

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ (الحج: 78)

''اسی (اللہ) نے پہلے بھی تمہارا نام ''مسلم'' رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا نام مسلم ہے) تاکہ رسول (ﷺ) تم پر شاہد ہو اور تم لوگوں پر شاہد ہو، پس قائم کرو الصّلوٰۃ اور دو زکوٰۃ اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔''

اللہ کے دین کے سلسلے میں جو اور جتنی ذمہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی وہی ذمہ داری اب قیامت تک کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر ہے۔ جس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف قولاً دین اسلام کی پوری تعلیمات کو ٹھیک اُمت تک پہنچا دیا بلکہ عملاً دکھا

Marfat.com

دیا کہ اسلام کے عقائد یہ ہیں، اخلاق، اطوار، تہذیب اور تمدن یہ ہیں، اس کی معاشرت، معیشت، سیاست اور عدالت کے طریقے یہ ہیں۔ اس میں دوستی اور دشمنی کے حدود یہ ہیں۔ اس کا نظام مملکت یہ ہے اور اس کے تحت صلح و جنگ اور بین الاقوامی روابط و تعلقات کے صورتیں یہ ہیں، اسی طرح سے امت کو بھی ثابت کرنا ہوگا کہ اس نے بھی اپنے اپنے وقت میں اپنی ہم عصر دنیا کے روبرو ان سب چیزوں کا عملی نمونہ پیش کر دیا تھا اس کے بغیر آخرت میں چھٹکارا پانا مشکل ہوگا۔

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ O (سُوْرَةُ الْعَصْر)

''زمانے کی قسم، انسان خسارے میں ہے، سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔''

قُرآن مجید کا یہ اعلان ہے کہ آسمان کے نیچے انسان کے لیے ہر کام میں بڑی بڑی ناکامیاں ہیں، بڑے بڑے نقصان ہیں، بڑے بڑے غم ہیں۔ لیکن دنیا کی اس عام نامرادی سے کون انساں ہے، کون جماعت ہے کہ جو بچ سکتی ہے اور ناکامیابی کی جگہ کامیابی پا سکتی ہے، ناامیدی کی جگہ امید اس کے دل میں بس سکتی ہے؟ وہ کون انسان ہیں؟ وہ انسان جو دنیا میں ان چار شرطوں کو قولاً و عملاً اپنے اندر پیدا کرلیں جب تک یہ پیدا نہ ہوں گے اس وقت تک دنیا میں نہ کوئی قوم کامیاب ہوسکتی ہے نہ کوئی ملک، یہ ہر وقت غم میں ڈوبے رہیں گے اور آخرت میں بھی یہ سب خسارے میں ہوں گے۔ تم کامیاب ہی تب ہوگے جب تمہارے دلوں میں وہ چیز بس جائے جس کا نام قُرآن مجید ہے

Marfat.com

اور جو قرآن کے سائے میں زندگی بسر کرتے ہیں تو پھر ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O (البقرۃ: ۳۸)

"ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے اُتر جاؤ، پس جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم۔"

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ O فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ O

(القارعۃ: ۶،۷)

"تو پس جس کے اعمال کے وزن بھاری ہوں گے، وہ دل پسند عیش میں ہوگا۔"

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا O قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا O (الشمس: ۸،۹)

"پھر اس کی بدی اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ دی۔ جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا۔"

"جو اللہ کو مضبوطی سے تھام لے وہ سیدھے راستے پر لگ گیا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ ہو، اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا، تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے

Marfat.com

دل جوڑ دیے اور اس کے فضل اور کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے، تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے کھول کھول کر روشن کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم میں سے کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی ہونے چاہئیں جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں، جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو فرقہ فرقہ ہوگئے اور کھلی کھلی واضح ہدایت پانے کے بعد پھر اختلاف میں مبتلا ہوئے، اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے لوگوں کا منہ کالا ہوگا، جن کا منہ کالا ہوگا، (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم ایمان لاکر کافر ہوگئے تھے تو اس کفر کے بدلے عذاب کے مزے چکھو۔ جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت کے باغوں میں ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم تمہیں ٹھیک سنا رہے ہیں کیوں کہ اللہ دنیا والوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اللہ ہی کا ہے اور سارے کاموں کا رجوع اور انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔" (ترجمہ آل عمران: آیات 101 تا 109)

Marfat.com

قرآن حکیم فی الحقیقت ایک نہایت ہی عمیق اور بلیغ کتاب ہے، اس کے اندر انسانی نسل کی اجتماعی فلاح کا پورا اور دائمی سامان موجود ہے، اس میں تدبُّر اور انتہائی غور و فکر کی ضرورت ہے، وہ انسانوں کی رہنمائی کے لیے مکمل ہے، قیاس (Guess) اور آرا (Gracing) کے سب انسانی مجموعوں سے بے نیاز ہے۔ وہ آپ صحیح معنوں میں اپنی تفسیر ہے۔ وہ سب انسان کی بنائی ہوئی اور قابل بدل لُغات اور اصطلاحات (Terminology) سے مُستغنی (above) ہے، اس کی اپنی اور ناقابل تغیّر لُغت و اصطلاحات خود اس کے اندر ہے۔ اس کو کسی خارجی مدد کی حتماً ضرورت نہیں۔ اس کی ہر بات اٹل ہے۔ اس کا سیاق کلام ایک ہے، سباق ایک ہے،اسی بنا پر قُرآن حکیم اختلاف سے پاک ہے۔ وہ مخلوق کے لیے اس کے خالق کا کلام ہے۔ وہ ایک ہدایت اور ایک قانونی کتاب ہے مگر اس کی ہدایت اور قانونی ہونا ہی اس کے واحد فی المطلب، یک منتہیٰ اور مربوط ہونے کی قطعی شہادت ہے۔ جب کسی کی نظر میں مربوط نہیں ہوتا وہیں اس کے مطالب سمجھنے میں فساد واقع ہوا ہے، کچھ ناروا تاویل واقع ہوئی ہے، کہیں لُغت نے زیادتی کی ہے، کہیں مذہب کا تعصب ہے، کہیں فرقہ پرستی کی پٹی بندھی ہے۔ کچھ تقلید کا اثر باقی ہے، کچھ رسم و رواج نے پردے ڈالے ہیں، کچھ بے علمی نے فساد پیدا کیا ہے، کچھ ظن نے شرارت کی ہے، کچھ جہالت نے دخل درمعقولات دیا ہے، ورنہ دو آیتوں کا متصل واقع ہونے میں کوئی نقص نہیں، علم کی کمی اور استدلال کی درمیانی کڑیوں کا انسانی ذہن میں موجود نہ ہونا اس کو بے ربط کر رہا ہے۔

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ O (الحجر:۹۱)

Marfat.com

''جنہوں نے قُرآن کو تقسیم کر دیا۔''

یعنی قُرآن کو کچھ ماننے اور کچھ نہ ماننے اور کچھ چھپانے سے تقسیم ہو گئے ہیں۔

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ (یونس: ۶۴)

''اللہ کے کلمات میں تبدیلی (ممکن) نہیں۔''

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔''

''کہو ہم، ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور اولادِ یعقوب کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھی۔ ہم ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مسلم ہیں۔ تو پھر اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں، جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت پر ہیں اور اگر اس سے منہ پھیر لیں تو وہ تمہارے مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔ وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اللہ کا رنگ اختیار کرو اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا؟ اور ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ ان سے کہو کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور تمہارا

Marfat.com

رب ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں اور ہم خاص اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ کیا تمہارا کہنا یہ ہے کہ ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور یعقوب کی اولاد یہودی اور عیسائی تھے۔ کہو تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی شہادت کو جو اس کے پاس ہو اور وہ اسے چھپائے۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ وہ کچھ لوگ تھے جو گزر چکے ان کی کمائی ان کے لیے تھی اور تمہاری کمائی تمہارے لیے۔ وہ جو کرتے تھے تم سے ان کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔

(ترجمہ البقرہ: ۱۳۶ تا ۱۴۱)

آیت نمبر ۱۴۰ کا خطاب یہود کے علما سے ہے، جو خود بھی اس حقیقت سے ناواقف نہ تھے کہ یہودیت اور عیسائیت اپنی موجودہ خصوصیات کے ساتھ بہت بعد میں پیدا ہوئی ہیں، مگر اس کے باوجود وہ حق کو اپنے ہی فرقوں میں محدود سمجھتے تھے اور عوام کو اس غلط فہمی میں مبتلا رکھتے تھے کہ انبیاء کے مدّتوں بعد جو عقیدے، جو طریقے اور جو اجتہادی ضابطے اور قاعدے ان کے فقہا، صوفیہ، اور متکلمین نے وضع کیے، انہیں کی پیروی پر انسان کی فلاح اور نجات کا مدار ہے۔ ان علما سے جب پوچھا جاتا تھا کہ اگر یہی بات ہے، تو ابراہیم، اسحاق، یعقوب وغیرہ انبیا علیہم السلام آخر تمہارے ان فرقوں میں سے کس سے تعلق رکھتے تھے، تو وہ اس کا جواب دینے سے گریز کرتے تھے،

Marfat.com

کیونکہ ان کا علم انہیں یہ کہنے کی اجازت نہ دیتا تھا کہ ان کا تعلق ہمارے فرقے سے تھا۔ لیکن اگر وہ صاف الفاظ میں یہ مان لیتے کہ یہ انبیا نہ یہودی تھے، نہ عیسائی، تو پھر ان کی حجت ہی ختم ہوئی جاتی تھی۔ (تفہیم القرآن از سید ابوالاعلیٰ مودودی)

ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمان بھیٰ اگلے لوگوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال پر چلو گے بالشت کے بدل بالشت، ہاتھ کے بدل ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں گھسیں گے تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

اس وقت کے مسلمانوں کا جائزہ لیجئے، آپ کو معلوم ہے ایک حدیث میں بہتر فرقوں کا ذکر آیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ بہتر کی تعداد کثرت کے لیے آئی ہے ورنہ آج کے مسلمانوں کی اقسام بے شمار ہیں۔ ہمیں تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں، سانپوں کی قسمیں گن سکتے ہیں، لیکن مسلمانوں کے فرقے اور اقسام شمار نہیں کی جا سکتیں۔ ظاہر ہے مسلمان کی اتنی قسمیں نہیں ہوسکتی ہیں۔ مسلمان صرف مسلمان ہی ہوسکتا ہے۔ اس کی صرف ایک ہی قسم ہوسکتی ہے۔ اللہ اور اس کی شریعت کا پابند۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دیں وہ لے لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے منع کریں اس سے رُک جائے۔

"جو کچھ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ۔" (ترجمہ الحشر: ۷)

جس شخص نے قرآن کی کسی آیت یا حدیث صحیح کو کسی بھی دوسرے شخص کے قول کی بنا پر ترک کر دیا تو اس نے اس چیز کو ترک کر دیا جس کی اطاعت کا حکم اللہ نے اُسے دیا ہے۔ بخلاف ازیں اس نے اس شخص کے قول

Marfat.com

کو اختیار کیا جس کی اطاعت وتقلید کا حکم اللہ نے اُسے نہیں دیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

"اور جو نہ فیصلہ کرے اس کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے پس ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔" (ترجمہ المائدۃ: ۴۴)

"اور جو نہ فیصلہ کرے اس کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔" (ترجمہ المائدۃ: ۴۵)

"اور جو نہ فیصلہ کرے اس کے مطابق جو اللہ نے نازل کیا ہے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔" (ترجمہ المائدہ: ۴۷)

ان تینوں آیتوں میں کفر، ظلم، اور فسق ایک ہی موضوع کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ قرآن کی لُغت میں یہ تینوں اصطلاحیں اس قدر خوفناک اور لرزہ انگیز ہیں کہ کسی قوم پر ان کا اطلاق ان کو انتہائی سزا کا مستوجب قرار دیتا ہے کافر قوم، ظالم قوم اور فاسق قوم کے بارے میں قُرآن میں جابجا اعلان موجود ہے کہ ایسی قوموں کی ہلاکت یقینی ہے۔

"جو کچھ زمین پر ہے اس کو ہم نے زینت بنایا ہے تاکہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے۔" (ترجمہ الکہف: ۷)

"کوئی بوجھ اُٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔" (ترجمہ الاسراء: ۱۵)

"جس نے رسول کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔" (ترجمہ: النساء آیت ۸۰)

"درحقیقت ایمان لانے والوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ

Marfat.com

اس نے ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک رسول اٹھایا جو اُنہیں اُس کی آیات سناتا ہے، اور ان کا تزکیہ کرتا ہے، اور اُنہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، ورنہ اس سے پہلے وہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

(ترجمہ آل عمران: ۱۶۴)

''پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اُس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔'' (ترجمہ: التّغابُن آیت ۸)

''کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر منہ موڑیں تو اللہ ایسے کافروں کو پسند نہیں کرتا''۔ (ترجمہ: آل عمران ۳۲)

''بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں خلق کیا پھر عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے۔ جس نے سورج اور چاند تارے پیدا کئے۔ سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار رہو، اسی کی خلق ہے اور اسی کا امر ہے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ سارے جہانوں کا ربّ۔'' (ترجمہ: الاعراف ۵۴)

''پس بالا و برتر ہے اللہ، بادشاہ حقیقی، کوئی الٰہ نہیں سوا اس کے، رب ہے عرش کریم کا۔'' (ترجمہ: المومنون ۱۱۶)

''اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ

Marfat.com

جو ایمان لائیں اور صالح عمل کریں کہ وہ ان کو اس طرح زمین کا خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنا چکا ہے اور اُن کے لئے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا جسے اللہ نے اُن کے لئے پسند کیا ہے اور ان کی حالت خوف کو امن سے بدل دے گا۔ پس وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔''

(ترجمہ: النور آیت ۵۵)

''اس (اللہ) نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح (علیہ السلام) کو دیا تھا، اور جسے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہاری طرف ہم نے وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے اور جس کی ہدایت ہم ابراہیم (علیہ السلام) اور موسیٰ (علیہ السلام) اور عیسیٰ (علیہ السلام) کو دے چکے ہیں، اس تاکید کے ساتھ کہ قائم کرو اس دین کو اور اس میں فرقہ، فرقہ نہ ہوجاؤ۔ یہی بات ان مشرکین کو سخت ناگوار ہوئی ہے جس کی طرف (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم اُنہیں دعوت دے رہے ہو۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنا کرلیتا ہے۔ اور وہ اپنی طرف آنے کا راستہ اُسی کو دکھاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔'' ''اور یہ لوگ جو فرقے فرقے ہوئے ہیں تو علم آچکنے کے بعد آپس کی

Marfat.com

ضد اور حسد سے ہوئے ہیں اور اگر تیرا رب پہلے ہی یہ نہ فرما چکا ہوتا کہ ایک وقت مقرر تک فیصلہ ملتوی رکھا جائے گا تو ان کا قضیہ چکا دیا گیا ہوتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے بعد جو لوگ کتاب کے وارث ہوئے وہ اس کی طرف سے اضطراب انگیز شک میں پڑے ہوئے ہیں۔" "تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اسی دین کی دعوت دو اور جیسا تم کو حکم ہوا ہے اسی پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور ان کی خواہشات کا اتباع نہ کرنا اور ان سے کہہ دو کہ اللہ نے جو کتاب نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ایک روز ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔" "اللہ کی دعوت پر لبیک کہے جانے کے بعد جو لوگ (لبیک کہنے والوں سے) اللہ کے دین کے معاملہ میں جھگڑے کرتے ہیں ان کی حجت بازی ان کے ربّ کے نزدیک باطل ہے اور ان پر اس کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔" "وہ اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ یہ کتاب اور میزان (Balance) نازل کی۔ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ

Marfat.com

ساعت (قیامت) قریب ہی آ پہنچی ہو۔'' جو لوگ اس کے آنے پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لیے جلدی مچاتے ہیں، مگر جو اس پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یقیناً وہ آنے والی ہے۔ خوب سن لو جو لوگ اس گھڑی (قیامت) کے آنے میں لڑ جھگڑ رہے ہیں وہ گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ جسے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔ جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دنیا ہی میں سے دے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (ترجمہ الشوریٰ: آیات ۱۳ تا ۲۰)

پھر پچھلی اُمتوں کی فرض میں کوتاہی کی پاداش میں ان کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

پھر کیوں نہ ان قوموں میں جو تم سے پہلے ہو گزری ہیں ایسے اہل خیر موجود رہے جو لوگوں کو زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے۔ ایسے لوگ نکلے بھی تو بہت تھوڑے جن کو ہم نے ان قوموں میں سے بچا لیا۔ ورنہ ظالم انہی آسودگیوں کے پیچھے پڑے رہے جن کے سامان اُنہیں فراوانی کے ساتھ دیئے گئے اور وہ مجرم بن کر رہے۔ تیرا رب ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے حالانکہ ان

Marfat.com

کے باشندے اصلاح میں لگے ہوں۔" (ترجمہ: ہود-۱۱۶، ۱۱۷)

پس اہل ایمان کا یہ فرض ہے کہ اللہ کے دین کو غالب اور مکمل صورت میں نافذ کرنے کی امکانی کوشش کریں۔ اگر کوئی کوشش اس کے لیے ان کے گرد و پیش ہو رہی ہے تو تمام وسائل اور ساری قوت اور قابلیت کے ساتھ اس کا ساتھ دیں۔ اگر کوشش نہیں ہو رہی ہے یا ہو رہی ہے لیکن وہ اس سے مطمئن نہیں تو وہ خود اس کے لیے اُٹھیں اور بہترین طریق پر اس فریضہ کو انجام دینے کی کوشش کریں۔ بہرحال اس سے پہلو تہی کی کوئی گنجائش نہیں، اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی ہوگی تو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

"اور بچو اس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف انہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔"

(ترجمہ: الانفال-۲۵)

اور اگر اللہ کا دین قائم نہ ہو اور اس پر کوئی دوسرا نظام زندگی نظریہ حیات غالب ہو تو اللہ کے نزدیک یہ فتنہ و فساد کی صورت ہے جسے دور کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ جو لوگ اس فرض کو انجام نہیں دیتے اُن کو اللہ تعالیٰ آخرکار ملیامیٹ کر دیتا ہے۔

"آخرکار وہ ہدایات کو بالکل ہی فراموش کر گئے جو اُنہیں یاد کرائی گئی تھیں تو ہم نے اُن لوگوں کو بچا لیا جو بُرائی سے روکتے تھے اور باقی سب لوگوں کو جو ظالم تھے ان کی نافرمانیوں پر سخت عذاب میں پکڑ لیا۔ (ترجمہ: الاعراف-۱۶۵)

Marfat.com

یعنی بچایا صرف ان لوگوں کو جو اصلاح کی کوشش کرتے رہے۔ دوسرے سب عذاب میں پکڑے گئے۔ وہ بھی جو برائیوں میں مبتلا تھے اور وہ بھی جو اگرچہ خود برائیوں میں مبتلا نہ تھے۔ لیکن دوسروں کو بُرائی سے روکتے نہیں تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے جرائم پر عام لوگوں کو عذاب نہیں دیتا جب تک کہ لوگوں کی یہ حالت نہ ہوجائے کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے برے کام ہوتے دیکھیں اور وہ ان کو منع کرنے اور ان کے خلاف اظہارِ ناراضی کرنے کی قدرت رکھتے ہوں اور پھر بھی نہ اُن کو روکیں اور نہ ان پر اظہار ناراضی کریں۔ جب لوگوں کا یہ حال ہوتا ہے تو اللہ بلاتمیز خاص و عام سب کو عذاب میں پکڑ لیتا ہے۔

(تفہیم القرآن۔ از سید ابوالاعلیٰ مودودی)

اقامت دین کی راہ میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اپنے آپ سے لڑکر پہلے اپنے اوپر اللہ کی اطاعت کو لازم کرنا ہے اور اپنے نفس کو اللہ کا فرمانبردار بنانا ہے۔ اللہ کی راہ میں وہی لوگ لڑ سکتے ہیں جو اس راہ میں اپنے نفس کو شکست دے چکے ہیں۔ اس لیے سب سے پہلے اپنے نفس پر فتح پانا ضروری ہے۔

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط (الاعراف: ۵۴)

”خبردار! اسی کی خلق ہے اور اسی کا امر ہے۔“

جب مخلوق کے پیدا کرنے میں کوئی دوسرا شریک نہیں تو فرمانروائی میں کوئی دوسرا کیسے دخل دے سکتا ہے۔

”اللہ نے تمہارے لیے نظام زندگی کے طور پر اسلام کو مقرر کیا ہے۔“ (ترجمہ: المائدۃ: ۳)

Marfat.com

''لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ اللہ اور آخرت کو مانتے ہیں لیکن (اُن کی زندگی گواہ ہے کہ) وہ مومن نہیں ہیں۔'' (ترجمہ البقرۃ: ۸)

''یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ پس ان کی یہ تجارت ان کے لیے کچھ بھی فائدہ مند نہ ہوئی اور نہ یہ ہدایت یافتہ ہوئے۔'' (ترجمہ البقرۃ: ۱۶)

انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں خلیفہ بنایا ہے یعنی منیجر (Manager)، کامدار، کارکن اور یہ کہ تمام انسان زمین میں خلیفہ ہیں اس کے معنی ہیں کہ: (۱) اللہ نے اپنی مملوکات میں سے بہت سی چیزیں ان کی امانت میں دی ہیں اور ان پر تصرّف کے اختیار بخشے ہیں۔

(۲) خلفاء میں مراتب کا فرق بھی اللہ ہی نے رکھا ہے کسی کا امانت کا دائرہ وسیع ہے اور کسی کا محدود، کسی کو زیادہ چیزوں پر تصرّف کے اختیار دیے ہیں اور کسی کو کم چیزوں پر، کسی کو زیادہ قوتِ کارکردگی دی ہے اور کسی کو کم اور بعض انسان بھی بعض انسانوں کی امانت میں ہیں۔

(۳) یہ کہ یہ سب کچھ امتحان کا سامان ہے۔ پوری زندگی ایک امتحان گاہ ہے اور جس کو جو کچھ بھی اللہ نے دیا ہے اسی میں اس کا امتحان ہے۔

''ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ، جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم ہوگا۔

(ترجمہ البقرۃ: ۳۸)

Marfat.com

اگر آج کے خلیفہ (بدعمل لوگ اور علمائے سو) اللہ کے دیئے ہوئے آئین اور کتابِ ہدایت کو دھو دھو کر پی رہے ہیں اور گلے میں باندھ کر خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں تو اس مضحکہ انگیز خودکشی کا جو نتیجہ نکلنا تھا وہی نکل رہا ہے۔ عہد حاضر کے مسلمان جو مرضی ہو کرتے رہیں اللہ کے انتقام کی یہی دردناک صورت ہے جو ہر ظلم کار قوم پر ہمیشہ سے عائد ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ O (ابراہیم: ۴۷)

''اللہ زبردست ہے اور انتقام لینے والا ہے۔''

کسی کی تاویل اور فرقوں کا پورا اجماع بھی قرآن کی بات کو نہیں بدل سکتا۔

لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ط (یونس: ۶۴)

''اللہ کے کلمات میں تبدیلی (ممکن) نہیں۔''

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا O (الاسراء: ۷۷)

''اور ہماری سنت میں کوئی تغیر نہ پاؤ گے۔''

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا O (الفتح: ۲۳)

''اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔''

آج کی اس دنیا میں ذلت و خواری کا سب سے بڑا نشان اُمتِ مسلمہ بنی ہوئی ہے، مشرق ہو یا مغرب ہر جگہ ہم پر اللہ کے عذاب کے کوڑے برس رہے ہیں۔ اور اب بھی ہم خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوئے ہیں اور اس صورت حال میں ہرگز تبدیلی نہیں ہوگی جب تک ہم خود اپنے رویہ کو نہیں بدلیں گے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ط (الرعد: ۱۱)

Marfat.com

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔''

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ ۝ (محمد: ۳۸)

''اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔''

''پس یک سو ہو کر اپنا رُخ اس دین کی سمت میں جما دو، قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جاسکتی یہی بالکل سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (ترجمہ الرّوم: ۳۰)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ (ترجمہ الصّف: ۲،۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔'' (ترجمہ التحریم: ۶)

''جو شخص بھی نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن اُسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔'' (ترجمہ النحل: ۹۷)

''تم ہی سربلند ہو گے اگر تم مومن ہو۔'' (ترجمہ آل عمران: ۱۳۹)

Marfat.com

''سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن مجید) کو مضبوطی سے پکڑ لو
اور تفرقے میں نہ پڑو۔ (ترجمہ آلِ عمران: ۱۰۳)
اور آپس میں جھگڑو نہیں، ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہوجائے
گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ (ترجمہ الانفال: ۴۶)
''یہ تمہاری اُمت حقیقت میں ایک ہی اُمت (اُمتِ واحدہ)
ہے اور میں تمہارا رب ہوں، لہٰذا تم میری عبادت کرو۔''
(ترجمہ الانبیاء: ۹۲)

''یہ تمہاری اُمت ایک ہی اُمت (امتِ واحدہ) ہے اور میں
تمہارا رب ہوں لہٰذا مجھی سے ڈرو۔'' (ترجمہ المومنون: ۵۲)
''اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہوجاؤ اسلام میں
پورے کے پورے۔'' (ترجمہ البقرۃ: ۲۰۸)
''اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو اور ثابت قدم رہو اور آپس
میں جُڑے رہو اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ۔''
(ترجمہ آل عمران: ۲۰۰)
''وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق
کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اُسے پوری جنس دین پر غالب
کردے'' (ترجمہ التوبۃ: ۳۳)

یہ بشارت قُرآن مجید کی تین سورتوں میں آئی ہے۔ التوبہ، الفتح اور الصّف۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارتوں کے سلسلے میں تمیم داری کی روایت کردہ حدیث ہمارے لیے خوش خبری ہے کہ: یہ اسلام وہاں

Marfat.com

تک پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن رات کا سلسلہ پہنچا ہے۔ اللہ کسی شہری یا دیہاتی کا گھر نہیں چھوڑے گا جہاں باعزت کی عزت کے ساتھ اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ اسلام کو داخل نہ کردے۔ عزت اس کے لیے جسے اللہ دولت اسلام کے ذریعہ اعزاز دے اور ذلّت اس کے لیے جسے اللہ کفر میں رکھ کر ذلیل کرے۔ (احمد بحوالہ اُمتِ محمدی کا مشن از ڈاکٹر یوسف قرضاوی عالمی ترجمان القرآن اپریل ۲۰۱۲ء)

''یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں، اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

(ترجمہ: التوبۃ: ۳۲، الصّف: ۸)

''اور عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے اپنے نفس میں بھی یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ یہ قرآن واقعی برحق ہے۔''

(ترجمہ حٰم السجدہ: ۵۳)

قرآن مجید کی مذکورہ آیت کو ابدی پس منظر میں دیکھنا چاہیے۔ یہ کلام اللہ کا ہے جس کے سامنے وقت کے انسان بھی ہیں اور مستقبل میں پیدا ہونے والے انسان بھی۔ یہ آیت وقت کے مخاطبین کے ساتھ اگلی نسلوں کو سمیٹتی ہوئی کہہ رہی ہے کہ آج جو بات علم وحی کی بنیاد پر کہی جارہی ہے وہ آیندہ خود علم انسانی کے زور پر صحیح ثابت ہوگی جو چیز آج خبر ہے وہ کل واقع بن جائے گی۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۚ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ O (الانعام: ۱۶۲، ۱۶۳)

Marfat.com

''کہو میری صلوٰۃ اور میری عبادت (Service of Sacrifice)
اور میرا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ ربّ العٰلمین کے لیے ہے
جس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے
اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔''

Marfat.com

کتب حوالہ

(اس کتاب کی تالیف میں جن کتابوں سے براہ راست یا بالواسطہ اخذ و استفادہ کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔)

۱۔ القرآن المجید
۲۔ صحیح بخاری۔ مولف محمد بن اسمٰعیل بخاری
۳۔ تفہیم القرآن۔ مولف سید ابوالاعلیٰ مودودی
۴۔ فی ظلال القرآن۔ مولف سید قطب شہید
۵۔ تدبر القرآن۔ مولف امین احسن اصلاحی
۶۔ ترجمان القرآن۔ مولف ابوالکلام آزاد
۷۔ شہادت حق۔ مولف سید ابوالاعلیٰ مودودی
۸۔ مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق۔ مولف ڈاکٹر اسرار احمد
۹۔ توحیدِ عملی۔ مولف ڈاکٹر اسرار احمد
۱۰۔ عظمتِ قرآن۔ مولف وحید الدین خاں
۱۱۔ دعوت اسلامی اور اس پر لبیک کہنے والوں کے فرائض۔ میاں طفیل محمد

Marfat.com

عظمتِ قرآن

یوسف صالح محمد خان

Marfat.com